سری گمبھیر رامچندر جی کی دیا سے

کتاب فیض انتساب سرچشمۂ وحدت و آئینۂ کثرت الموسوم بہ

رامائن یکقافیہ منظومۂ افق

تصنیف منیف ملک الشعرا منشی دوارکا پرشاد صاحب اُفق بیکنٹھ باشی

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں چھپی

بار اوّل   اعلان۔ حق تالیف بحق مطبع ہذا محفوظ ہے۔   تعداد ۱۵۰۰

D-113-Done

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ملک الشعرا منشی دوارکا پرشاد اُفق خُلد آشیانی

پیدائش سنہ ۱۸۶۴ء

وفات سنہ ۱۹۱۳ء

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

۱۔	رامائن یک قافیہ منظوم	۱
۲۔	شری رام جی کے دس اوتاروں کا مختصر تذکرہ	۲
۳۔	شری رام چندر جی کا سراپا	۴
۴۔	شری رام اوتار	۱۰
۵۔	بسوامتر کی اودھ میں تشریف آوری اور رام لچھمن کو ہمراہ لیکر روانگی	۱۲
۶۔	جانکی جنم	۱۴
۷۔	اہلیہ تارن	۱۵
۸۔	شری رام چندر جی کی باغ میں رونق افروزی اور سیتا جی سے چار چشمی	۱۵
۹۔	دھنش یگ	۱۸
۱۰۔	رام ویواہ	۲۰
۱۱۔	رام بنواس	۲۱
۱۲۔	شری رام چندر جی کا چترکوٹ پر قیام	۲۳
۱۳۔	دشرتھ جی کا انتقال	۲۴
۱۴۔	بھرت ملاپ	۲۵
۱۵۔	شری رام چندر جی کی راجہ اندر کے بیٹے کو چشم نمائی	۲۷
۱۶۔	سُپ نکھا کی گوشمالی	۲۸
۱۷۔	سیتاہرن	۳۰
۱۸۔	جٹایو کا قتل	۳۳
۱۹۔	شری ہنومان جی کی شری رام جی سے ملاقات	۳۶
۲۰۔	جانکی جی کی سراغیابی اور لنکا میں آتش فشانی	۳۹
۲۱۔	بھبیھی کن کی لنکا سے جلاوطنی	۴۵
۲۲۔	سیتو بندھ لیلا	۴۷
۲۳۔	انگد کی لنکا میں ثابت قدمی	۴۸
۲۴۔	میگھ ناد اور لچھمن کی لڑائی	۴۹
۲۵۔	میگھ ناد اور لچھمن جی کا محاربہ اور مایا روپی جانکی کی سرتراشی	۵۰
۲۶۔	لچھمن جی پر شکتی بارن کا وار	۵۱
۲۷۔	کمبھ کرن کی موت	۵۴
۲۸۔	میگھ ناد کا قتل	۵۶
۲۹۔	راون کی لڑائی	۵۸
۳۰۔	راون کا خاتمہ	۶۰
۳۱۔	راج گدی	۶۱

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

رامائن یک قافیہ
منظوم

لب سیار رگھبر دہن دندان بھرت لچھمن زبان — (1) شترہن جی نطق تو آواز کش حسن بیان
نیمہ زن ہر وقت رہتے ہین انھین کے وصف مین — (2) جم برن سنکا دنار د تیس سورج چندرمان
ہفت دوزخ ہفت اختر ہفت جوش و ہفت کوہ — 3 کرتے ہین ظاہر انھین ساتونکی قدرت کا نشان
قدرت کامل دکھاتے ہین انھین سے ہفت رنگ — 4 ہفت کشور ہفت قلزم ہفت خط ہفت آسمان
بزرگی انکی جو کی دنیا مین روشن دل ہوے — 5 ذرہ برق انجم قمر سیارے سورج کہکشان
ہفت چیزین آدمی پاتا ہے انکے دھیان سے — 6 زندگی عیش امن آسائش طرب فرحت امان
ہین جو رامائن کے مشہور زمانہ سات کانڈ — 7 سات پردے ہین وہ چشم انس و جن کے بیگمان
فرض کیا بات انکی کرتے ہین جن کی صفت — 8 لچھمین بشن آنند برہما سرستی شنکر امان
ہان بس اب خاموش اے لب کلک افق — 9 مدح کر انکی بجلا یہ تجھ مین گویائی کہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

10 روشنی پہونچائے گا کسطرح سایہ دھوپ کو | کیا ضیا خورشید کو بخشے گا ہے آسمان

11 میل سرمہ چشمِ زہرہ کو بنے گا کیا قلم | آسمان سے کس طرح تارے اتارے گی زبان

12 ہے مناسب پیش کر کچھ ندرِ موزونیٔ طبع | ارمغانِ خوش بیانی تحفۂ حسنِ بیان

سری رام چندر جی کے دس اوتارون کا مختصر تذکرہ

ہر گھڑی ہر آن ہر لحظہ رہے وردِ زبان | رام رگھوکل کمیت رگھوکل بھان رگھوکل چندربان

چھیر ساگر کے معاون شیش جی کے تاج سر | لچھمن جی کو مستی سیندور سرمہ نگ پان

مرکزِ تعشیمِ صفت ہوتا نہین وہ نورِ پاک | کیا نگینِ نظم پہ ہو اسکی قدرت کا نشان

ایک حالِ مختصر ہو کیجیے اسکو رقم | وان ہزارون قدرتین یان ایک خامہ کی زبان

جب ضرورت جیسی دیکھی ویسے دکھلائے چرتر | حسبِ موقع اک نئی صورت سے کی قدرت عیان

نقشِ پائے بھرگ کو دی اپنے سینے مین جگہ | خود بسے بیکنٹھ مین آباد کی دل مین رمان

دم مین برہما کو کیا پیدا کنول کے پھول سے | رگ یجر سام اتھروَن ظاہر کیے بھر جہان

رکھ کے مچھ اوتار سنکھاسر سے چھینے چار وید | سر کیا رچھپس نہنگ قلزمِ تاب و توان

شکل مین کشب نے فرمایا بدہ کمٹھب کو قتل | کر دیئے ظاہر سمندر منتھ کے شبد تیر و کمان

کلپ برکش ایراوت امرت مدہ دھنتر کامدہینا | لکشمی پنچہ سنکھ رمبھا کوستب منی چاندرمان

بھیس مین باراہ کے بدم کیا ہرناچھ کو | دانت پر رکھی زمین کی قدرت کامل عیان

شیر نر بنکر ہوئے ظاہر ستونِ سنگ سے | لی ہرن کشب کی جان پہلاد کو بخشی امان

تین پگ دھرتی کا مانگا دان باون روپ مین | قدردانی کی نے مہراجہ بل کے پاسبان

لے کے پرسا ہاتھ مین مارا سہسترباہ کو | چھتریون کی بربادی ہوئی آرامِ جان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بعدہٗ خود چھتری کے کُل مین فرمایا ظہور
جیسی جیسی کی ہین لیلائین وہ طشت از بام ہین
نند کے پھر لال کہلائے۔ جسودھا کے کشور
لکمنی کے زیور تن۔ رادھکا جی کے سنگار
قوتِ بازو سری ہلدھر کے۔ گوالون کے رفیق
دوار کا۔ برسانا۔ مدھ بن۔ بندرابن کے چراغ
راس منڈل مین دکھایا۔ رقص لولی فلک
خاک پر لوٹے محل کر۔ چاند لینے کے لیے
قدرتین دکھلائین۔ مارا پوتنا کو پیکے دودھ
صورتِ جوزا کیا انذام کاگا سر دو نیم
توڑ ڈالا پاؤن کی ٹھوکر کے صدمہ سے سکٹ
گلکت دی جملارجن کو کرکے بند اخل سے
کین جو گم ٹہرھانے لگائین آزمائش کے لیے
ناگ کالی وہ مین ناتھا۔ ناگنین قابو مین کین
بارِ گوبردھن اُٹھایا خنصرِ شہ زور پر
نند کو اک آن مین لائے برن کے لوک سے
صورتِ ناقوس شعر افگن موجب سنکھ چوڑ
خاک پر پٹکا پکڑ کر جُعد راجہ کنس کو
بنگئے رشکِ ہما سے سر اُڑے اُگر سین

راجہ دسرت کو بنایا باپ کوشلیا کو مان
کُل مفصّل حال رامائن سے ہوتا ہے عیان
جان جان بسدیو جی کے دیوکی کے نورجان
گوپیون کے ناز پرور۔ گوپری کے قدردان
دوست اودھو کے سداما ان کے شفیق مہربان
برج کے سورج سری متھراپوری کے چندرمان
بول بنسی کے سنائے۔ لحنِ طوطی زبان
تربھون مان کو دکھائے کھولکر دُرج دہان
ہاتھ کی چٹکی سے مل ڈالی شریدھر کی زبان
جسم کو دکھلایا ترا ورت کا بارِ گران
ہاتھ بند ھوا کر بڑھائی آبروے ریسمان
جان ہنسا سر کی لی۔ مارا بکا سُر خصم جان
کر دیا نعم البدل قُدرت کا دے کر امتحان
ناچ کر پھن پر کیئے قائم کفِ پا کے نشان
تھا سرِ ناخن حنا کا رنگ یا کوہِ گران
چیر جو رہسے کیئے اُلفت کے پردے مین نہان
ضرب مُشتِ دست سے کین چور ساری استخوان
پہلوان مارے پچھاڑے فیل۔ پٹکے فیلبان
کر دیا حرفِ غلط سسپال کا نام و نشان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

تربہون کی دیوی سدا مان جی پدوی ملے کے خوش
کر دیا کبجا کو معشوق حسین و نوجوان

دروپدی کی آبرو رکھ لی چھڑا کے کھینچ کے
مہربانی کی بدر کے گھر مین بنکر میہمان

چہرۂ قدرت دکھایا سبکو رکھکر بودھ روپ
بالغ دین کے ساتھ فرمایا سلوکِ باغبان

اختتامِ دورِ کلجگ مین ہین پھر آثار امکن
نہکلنکی ہونگے پھر رفعِ تکلیفِ جہان

سری رامچندرجی کا سراپا

دلکو خواہش ہے کہ کیجے کا سراپا ہو بیان
کھینچتا ہے رام کی تصویر یون کلکِ روان

نور کی تصویر سر سے پانون تک ہین رامچندر
سانولی صورت پہ سبکو مردمک کا ہے گمان

بشن بسالگرام۔ کالی۔ کرشن۔ شو کا رنگ جسکا
خال و خط سے ہے نمایان ہر رگ و پے سے عیان

کانمین کنڈل مکٹ سر پر تلک ہے جبین
مال بیجنتی گلے مین ہاتھ مین تیر و کمان

قد وہ باون بنکے دکھلایا جو بل کو بشن نے
قد وہ نیچا ہوتا ہے کین قدرتین جسکی عیان

سر وہ جسپر دیوتا پھولونکا برساتے تھے مینھ
مورچھل جھلتے ہین جسپر بکرم اہلِ عز و شان

سر وہ جسپر مور کے پر کا مکٹ تھا جلوہ گر
مور تھا جسپر سیا کے بیاہ مین جلوہ کنان

جٹا وہ سر مین باندھا جسکا جوڑا رام نے
موئے مشکین وہ جو بڑھ بڑھکر بنے موئے میان

وہ جبین جس پہ ہے چندن کے تلک کی آبرو
وہ جبین جسنے بڑھائی کھور کی توقیر و شان

وہ بھوین جسکا اشارہ پیکے لچھمن نے نشست مین
سُپنکھا کی ناک کاٹی لے کے شمشیر روان

وہ پلک جو جانکی کے واسطے رہتی ہے فرش
مردمک وہ جس سے ہم آغوش رہتی ہین رگان

آنکھ وہ جسنے سری سیتا کو دیکھا باغ مین
جانکی کے ہجر مین جس سے رہے آنسو روان

کان وہ جسنے سنی پرہلاد کی آوازِ درد
دروپدی کی ٹیر گج کی آہ و فریاد و فغان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ناک وہ جسکو سنگھاتی ہین ہر اکدم لچھمین
وہ خلہ روشن جو کوشلیا نے چومے پیار سے
وہ دہن جسنے کیے چانول سدامان جی کے نوش
وہ دہن جسمین جسودھا جی نے دیکھے تین لوک
وہ دہن جسکو بدر کے گھر کا ساگ آیا پسند
وہ دہن جسکا لڑکپن مین ہا ماکھن پہ دنت
اونٹھ وہ ہنسی سے جو ہلتے تھے ہر دم لب بلب
دانت وہ ست جگ مین پڑھی جسنے بیدونکی اشٹ لی
وہ زبان کی جس نے قائم چار بیدونکی بنا
وہ گلا جیمال سیتا جی نے پہنائی جسے
دنڈ وہ جسنے پچھاڑے کنس کشتی سنگھ چوڑ
ہاتھ وہ باندھے جسودھا نے جو کرشن اوتار مین
ہاتھ وہ چوٹی پکڑ کر جس نے پٹکا کنس کو
وہ کلائی جس کا کنگن جانکی جی سے کھلا
وہ انگوٹھا ہی دیا جسنے بھبھیکن کے تلک
ناخن ایسے ہین کہ پھاڑا جسنے ہرناکش کا پیٹ
ہاتھ کی چٹکی وہ جس کے تیر سے راون مرا
سینہ شفاف وہ بستی ہین جس مین لچھمین
پشت وہ ست جگ مین رتو کا جسپہ مندراچل پہاڑ

بوے عطر و عود و مشک و گیسو عنبر فشان
گال وہ جنکو سمجھتی ہین سیا آئینہ سان
عالم طفلی مین کھائی جسنے مٹی وہ دہان
اگن جل پرتھی پون آکاش سورج چندمان
وہ دہن جسنے کیے سیوری کے میوے نوش جان
وہ دہن لی دودھ پیکر پوتنا کی جسنے جان
لب وہ ہنگام سخن سنجی جو تھے شکر فشان
وہ زبان ہر وقت کہتی تھی جو کوشلیا کو مان
پوچھتی تھی جو ہر اک سے جانکی جی کا نشان
دوش جو ہین باعث شانہ بدوشی کمان
زور بازو وہ کہ جس سے لی ہرن کشب کی جان
جسنے توڑی جانکی جی کے سومبر مین کمان
جسمین ہین سنکھ و گدا چکر و پدم جلوہ کنان
وہ ہتھیلی جس سے ہر نے گیند کو دین تھپکیان
خنصر ایسی جسپہ رو کا کرشن نے کوہ گران
رام نے جسپر اٹھائین ڈونڈلی کی استخوان
جس سے دواپر مین لی ہر نے شریدھر کی بان
بھرگ جی کے پانون کا جسپر نمایان ہے نشان
وہ بغل نانند دل آباد ہین جس مین رمان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

وہ شکم نکلا کنول کا پھول جس کی ناف سے
وہ کمر جس نے بڑھائی کاچھنی کی آبرو
دابتی ہین لچھمین جی جن کو وہ چرنار بند
بھرت سے پوجی کھڑاون جنکی وہ کومل چرن
وہ قدم ہی جسکے چرنامرت کا نام آب گنگ
وہ قدم جسمین لگی مہندی سیا کے بیاہ مین
وہ قدم چھونے کو جسکے بڑھ گیا آب جمن
ایک ٹھوکر سے سکٹ کو جسنے توڑا وہ قدم
خاک پا وہ جسنے اپنے فیض سے تاری سلا
مرحبا صد مرحبا شاباش اے فکر بلند
واہ کس انداز سے لکھا سراپا کیون نہ ہو
ذکر اعضا ہین تئی لیلائین کی ہین منضبط
کیا عجب خوش ہو جو پڑھکر اسکو ہر نازک خیال
ڈر یہ ہے لیکن کہین شاید نہ مضمون آفرین
استعارہ کی نہ کچھ خوبی نہ تشبیہون کے لطف
ہی مناسبت بھرنے سے دکھاؤن سحر طبع
قد وہ ہی ترشول شیو کا جعد شکین ہے نہ پھانس
بشن کی قدرت کا عقدہ ہی گرہ اُس جعد کی
اس صفت کو جان کر معیوب پھر بولی یہ فکر

ناف وہ جس سے ہوئے دم مین ہی برہما عیان
جسنے عزت تیر و ترکش کی بڑھائی وہ میان
جسنے پائی جسم پل تحت الثری و آسمان
وہ قدم کھیوٹ نے جو دھوئے برائے امتحان
جو بھرے صحرا بصحرا بوستان در بوستان
پائے نازک وہ جٹایو گدھ نے دی جسپہ جان
جس نے کبجا کو بنایا گلبدن غنچہ دہان
وہ قدم جسکا ہے کالی ناگ کے پھن پر نشان
جو مریضان جہان کو ہے سفوف حفظ جان
آفرین صد آفرین اے تیزی طبع روان
کیسی خوبی سے دکھائے جوہر حسن بیان
ایک مصرع مین بیان کی داستان کی داستان
کیا تعجب صاد فرمائین جو اس پر قدردان
اسمین حسن نظم کی معجز نمائی ہے کہان
پھر بھلا دور طبیعت کا ہو کیونکر امتحان
پھر کرے معجز نمائی خامۂ معجز بیان
ہے شو درشن حلقۂ پیچ گیسوئے عنبر فشان
کرشن جی کے پاؤن کا کالی کے پھن پر ہے نشان
شیش کے پھن پر جناب بشن ہین جلوہ کنان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

شعر چوٹی کا ہوا اور ایک وصفِ جعد مین
جعد کالی ناگ چوٹی کی گرہ ہین کرشن چندر
لوح پیشانی ہی تلسی کرت رامائن کی لوح
ہے سرِ پیشانیِ پُر نور چندن کا تلک
پھر ہوا ظاہر کہ وہ ماتھا ہے سینہ بشن کا
ابروے پُر خم ہی یا مچلے ہوے ہین کرشن چندر
جنبشِ مژگان نہین کہتی ہین رانی نند کی
آنکھ کے پانی سے چشم پاک ہی پانی کا تھال
دونون ابروے خمیدہ کی صفت لکھتی ہی فکر
ابرو و چشم و مژہ کی ہی صفت پتلی کے ساتھ
موے مژگان گردِ دیدہ اسطرح ہین حلقہ زن
وصل ہوتی ہے جھپکنے مین پلک سے یون پلک
ہاتھ یہ تشبیہ آئی موے مژگان کے لیئے
گمان ہے زیرِ ابرو چشمِ روشن دیکھ کر
خوبیِ چشم سیہ کو عقل کہتی ہے سمدر
ہی پلک رمبھا۔ نگاہ پرورش ہی کامدھین
زہر غیظ و قہر غصہ۔ آنکھ کا پانی امرت
لکشمی پتلی ہی۔ قدِ مردمک ہی کلپ برکش
آنکھ کی گردش ہی ایراپت نگاہِ تیز اسپ

پھر ہوا حل عقدۂ پیچیدۂ حسنِ بیان
ناگنین کالی کی ہین دو گیسوے عنبر فشان
خط جبین پر ہین کہ رامائن کی ہین چوپائیان
یا سدا شیو کی جبین صاف پر ہی چندرمان
قشقۂ روشن ہی یا بھرگ کا جسپر نشان
چاہتے ہین ہاتھ آجائے تلک کا چندرمان
چاند آ تجکو کنھیا جی بلاتے ہین یہان
جسمین تل بنکر ہی عکسِ فلکِ تلک کا چندرمان
ایک ہی کالی کی تلوار ایک شیوجی کی کمان
اک جگہ ہین مجتمع دھن مین۔ بر جھک چندرمان
کرشن کو گھیرے ہوے گویا کھڑی ہین گوپیان
دابتی ہین بشن کے کومل چرن گویا رمان
زور کرتے ہین دھنک پر دس ہزار اہلِ توان
رام جی نے سیت باندھا ہی سرِ بحرِ روان
جسکے چودہ رتن کی تفصیل کرتا ہون بیان
کوستبھ مُن آنکھ کا تِل سنکھ پتلی کا دہان
مدہ نگاہِ مست آنکھون کی سفیدی چندرمان
ہے دھنتر بید وہ چشم شفا بخشِ جہان
ہے دھنک موے مژہ خجلت دہِ چشم کمان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

آنکھ مین پتلی ہی یا ہین جانکی سکھپال مین
مردمِ دیدہ نہین باون ہین اجبل کے پاس
آنکھ کا پانی ہی جل چانول بیاضِ چشم ہے
دیکھنا نقدِ نظر ہی اگیار ہی نُورِ چشم
منضبط لکھا ہین تشبیہ نگاہ و مردمک
ڈھونڈھنے کو گیند اُترے ہین جمن مین کرشن چند
ہے سوادِ چشم یا مورت ہی سالگرام کی
وصف لکھتا ہون سفیدی و سوادِ چشم کا
ناک ہی قربِ دہن یا رام سر جو جی پہ ہین
ضم ہوئی یون ایک ساتھ ابرو و بینی کی صفت
بینی روشن نہین تابان میانِ ہر دو چشم
آرتی کان آرتی کی لو ہے تو اُس کان کی
ایک کو بلرام کہیے ایک کو شی کرشن چندر
جنبشِ لب سے ہین پیدا کرشن کی بنسی کے بول
ہی دہن بیکنٹھ سُرخی لبِ رنگین ہے بشن
دانت ہین یا منھ مین دابا مہر کو بجرنگ نے
رام کے بھگتو نکو امرت پھل ہی نارنجِ ذقن
رشتۂ ہستیِ عالم ہے وہ زُنّارِ گلو
رام و لچھمن ہین شری بکرم بلی کے دوش پر

بشن کے دلمین ہان شنکر کے پہلو مین اُمان
مانگنے آئے ہین دھرتی تین پگ بہرِ مکان
تِل سُو پاری موے مژگان ہی کتھا پلکین ہین پان
چشمِ روشن شلوک پڑھتی ہی بنکر بید خوان
یہ ہی کالی جی وہ کالی جی کی شمشیرِ روان
یا ہین خال و مردمک چشمِ سیہ کے درمیان
جنکو ستت کر رہی ہی مُوے مژگان کی زبان
روپ ابرو دھنگی ہی جسمین نصف شِو ہین نصف امان
یا ہین جمنا کے کنارے کرشن جی جلوہ کنان
بزم مین رکھکر کھڑے ہین توڑکر شِو کی کمان
رام دائین بائین لچھمن جانکی ہین درمیان
دونون عارض ہین سیاپت کے چراغِ خاندان
ایک کو سورج سمجھیے دوسرے کو چندرمان
بید کے اشلوک ہین اک شمۂ حُسنِ بیان
دونون لب ہین جے بجے بیکنٹھ کے دو پاسبان
ہی مہابیر انجنی نندن کی مورت یا زبان
سیبِ غبغب ہی پھل اندرائن کا بہرِ دشمنان
سِلکِ مروارید ہی مالائے عمرِ جاودان
یا ہی شانون پر بہارِ گیسوئے عنبر فشان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بقدرت لچھمن شتر ہین بازو ہین لوکش ہاتھ ہین
ماہی دریاے قدرت مچھلیان بازو کی ہین
بازؤن کے بیچ ہین سینے پہ ہوتا ہے یہ شک
پانچ مکھ سے کرتے ہین شیو پنجۂ روشن کا وصف
خط ہتھیلی کے نہین اشلوک رامائن کے ہین
ہین وہ ناخن یا اُٹھایا کرشن نے انگلی پہ کوہ
نافِ حسن افزا شکم کی ہے کہ سورج کُنڈ ہے
پاے نازک انگلیونسے پانچ مکھ کے شبد ہین
اے قلم خاموش حاصل ہو چکا نقدِ مراد
خوب مارے ہاتھ بڑھکر قلزم زخّار مین
اب شری رگھناتھ جی سے طالبِ امداد ہو
وہین تصدق مجکو اپنے حسنِ عالمگیر کا
رام سیتا کی جگل جوڑی نگاہون مین بسے
آنکھ سنگھاسن سیاہی آنکھ کی ہو آسنی
ہو جنیو چشمِ اخضر کے لیے تارِ نظر
ہین کی اشکونکی جس کو جانتے ہین سب لڑی
یادروے پاک مین نکلین جو آنسو پریم کے
دھوے سیتا کے چرن آنکھونکے پانی سے فقط
سات پردونسے فداے رام کی چشمِ حقیر

ساعدِ سیمین بعینہ دوج کا ہے چندرمان
ایک ماہی نر ہین اور ایک حوتِ آسمان
کرشن جی ہین رکمنی اور رادھکا کے درمیان
پانچ انگشتِ حنا آلودہ ہین پنچ کنیان
سنکھ کا ہر ایک کو ہوتا ہے مٹھی پر گمان
ہے سرِ ناخن کہ سیتا نے اُٹھائی ہے کمان
یا جبین شیو ہے یہ چشمِ سوم جلوہ کنان
جسکا پنجہ مرت امرت ہے پئے اہلِ جہان
ہو چکا ظاہر بخوبی شمۂ حسنِ بیان
خوب مضمون آفرینی کے کیے جوہر عیان
جسمین سیتا کی نچھاور پا کے دل ہو شادمان
تندرستی۔ زندگی نام آوری۔ فرحت امان
رشک کھائے دیکھکر ہر مردمِ چشمِ جہان
مو چھل ہون بال مژگان کے پوجاری پتلیان
قشقۂ صندل بنے کہتا ہے جس کو کل جہان
ہوئے دشتِ مژہ تلسی کا مالا بیگمان
چشمِ اخضر پہ ہو سب کو چھیر ساگر کا گمان
پریم کے اشکونسے دھوئے ہم پدیہ ناتوان
جلد رامائن کے ساتون کانڈ کی ہو بیگمان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سری رام اوتار

نظم اُردو کر رہی ہے سیرِ اعجازِ بیان — خامۂ رنگین ہے تُلسی داس جی کا ہمزبان
مُلک اودھ ہے اِک میانِ کشورِ ہندوستان — سجدہ گاہِ مہر و مہ اُمید گاہِ دو جہان
آبرو سب تیرتھونکی دیو استھانون کا فخر — ہر پرستشگاہ کی حُرمت ہے اِک معبد کی شان
دوارکا متھرا پوری پریاگ کاشی ہردوار — ہے ہر اِک کوچہ ہر اِک بازار و برزن ہر مکان
برہمہ پور امراوتی کیلاش بیکنٹھ اندرلوک — ہین خیابان و خیابان بوستان در بوستان
نربدا بھاگیرتھی تربینی سرجو چھیپر سندھ — ہر ندی ہر حوض ہر اِک کُنڈ ہر جوے روان
نیم تیرتھ جاترا اسنان دھیان بھجن پُن دان برت — یہان کے باشندونکو ہین مطبوعِ دل مرغوبِ جان
شاستر ازبر سبکو ہی ہین حفظ اٹھارہ پران — رٹتے ہین کُل بید ہمشیرازۂ جلدِ زبان
آنکھ ہے ٹھاکردوارہ صدرِ پہلو سرنواس — دل شوالہ ہے کلیجہ مندرِ دیو استھانِ جان
ذرّہ ذرّہ کے تصرف مین ہین قطعاتِ زمین — بُوٹہ بُوٹہ زر سے ہے آسودہ حال و شادمان
الغرض ہین خُرّم و خندان یہان سب گُل کیطرح — اس گلستان مین بہم ہے لطفِ کشتِ زعفران
ذرّہ ہاے خاک ہین افشانِ پیشانیِ مہر — ہر سڑک اپنی صفائی مین ہے رشکِ کہکشان
خوبیِ آب و ہوا سے جز و کُل ہین تندرست — نام کو بیمار دیکھے مردمِ چشمِ بُتان
آبِ سرجو فیض مین گھر گھر کا چرنامرت ہے — پاک گنگا جل سے آبِ زر سے قیمت مین گران
مفلسون کو آبِ گوہر مفسدون کو آبِ تیغ — اوس پھولون کے لیے امرت براے نیمجان
ریتکا سرجو کی ہے خاکِ شفا بہرِ مریض — کُشتۂ قوّت دہ ہر دل سفوفِ حفظِ جان
گھور پیشانیِ نارد کا سدا شیو کی بھبوت — صیقلِ آئینۂ دل سُرمۂ چشمِ جہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

غیرتِ اکسیرِ اعظم ۔ رشکِ خاکِ کیمیا
مثلِ لشکر بہرِ شیر آب دریاے روان

تھے سری دسرت یہاں کے حکمرانِ نامور
مردِ میدان و توانا و شجاع و پہلوان

اہلِ جرأت اہلِ ہمت ۔ اہلِ طاقت اہلِ زور
بہر و ضرغام و ہژبر و ضیغم و شیرِ ژیان

عادل و فریادرس ۔ نصفت شعار و دادگر
ملک گیر و ملک بخش و خسروِ کشورستان

رزم گہ میں شہ کے استقبال کو تسلیم کو
قوس ہو جاتی تھی ناوک تیر ہوتے تھے کمان

پنجہ بخشش مثالِ ابرِ گوہر بار تھا
دامنِ دولت برنگِ گل تھا زرفشان

بھر دیا دامن صدف کا گوہرِ شہوار سے
زر دیا غنچوں کو ۔ پھولوں کو لباس زرفشان

خاک کو کانِ جواہر ۔ بحر کو موتی دیے
سنگ کو لعل ۔ اژدرِ خونخوار کو گنجِ نہان

آب تھی سونے کا پانی ناوک و شمشیر کو
ہر سلاحِ آہنی کو سنگ پارس تھا فسان

آنکھ چکناتی تھی خنجر کو تلون کے تیل سے
سیفت تھی چشمک زنِ تیغِ نگاہِ مہوشان

جب صفت کرتا بیان دریا دلی شاہ کی
مانگتا تھا ابر لبِ ساحل کے موجوں کی زبان

شکر جب کرتے خزانے بخشنے کا باغ میں
پہلے کر لیتے تھے فوارے غرارے کلیان

رانیاں تھیں تین ۔ کوشلیا ۔ سمترا ۔ کیکئی
گلبدن ۔ گل پیرہن ۔ ناوک مژہ ۔ ابرو کمان

زر ۔ زمین ۔ دھن ۔ مال ۔ دولت سلطنت تھا سب بہم
لیکن ایوان میں نہ تھا روشن چراغِ خاندان

اس الم سے دل طپان تھا ۔ مائلِ غم تھا جگر
ناک میں دم ۔ اشک آنکھوں میں لبوں پر تھی فغان

تھے وشسٹ اک رشی نہایت نامور مشہورِ خلق
ایک دن کی اُن سے شہ نے آرزوے دل بیان

اُن نے فرمایا شرنگی رکھ جو کرپا سندھ ہیں
وہ اگر چاہیں تو مطلب ہاتھ آئے بیگمان

ایشترا اک شہ نے بھیجی اُن کو لانے کے لیے
سرو قامت ۔ سنبلیں مو ۔ گلبدن ۔ غنچہ دہان

دشت میں دیکھا جو رکھ نے آہوے چشم پری
پڑ گئیں پیچھے ۔ نظر کلیلے کے پھندا پتلیان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

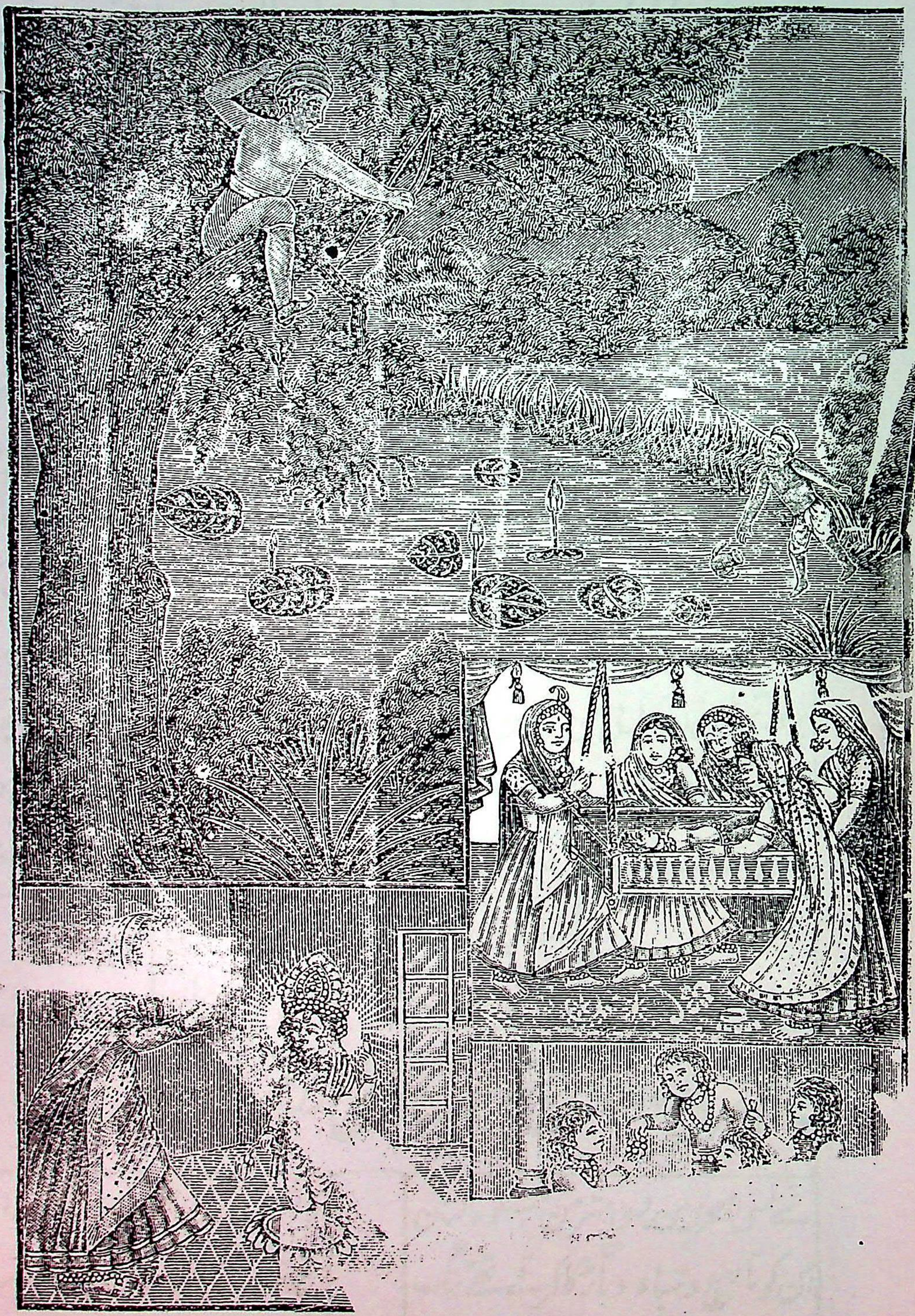

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ہنس کے فرمایا کہ اے غارت گر صبر آدھر — بنگئے ہین مردمان چشم تیرے تیریان
دست مژگان سے بلائین لون گذارش ہو قبول — ناوک قد کو ترے آغوش میری ہو کمان
اپسرا بولی کہ دسرت کے اگر فرزند ہو — آپکے ہاتھو نہین دون شب یز وصلت کی عنان
آئے تشنگی رکھا دودھ مین جگ کیا دیشہ کو کھیر — بار ور حسن سے ہوئین اچھ کی تینون رانیان
بطن کوشلیا سے ماہ چیت مین نومی کے روز — ہوگئے رگھناتھ جی زینت دہ کون و مکان
بھرت جی نے نور بخشا کیکئی کی آنکھ کو — دو کھلے باغ سمترا مین گل فخر جہان
ایک لچھمن جی ضیا بخش چراغ ماہ و نجم — ستر ہن ایک آفتاب آسمان عز و شان
راجہ دسرت جی نے چوما شاہد عشرت کا منھ — ہوگیا وابستہ دامان دولت شادمان
دیوتاؤن نے عروج عرش سے برسائے پھول — صورت بلبل چہک اٹھے عقاب آسمان
تھے علاج چشم بد آنکھون کے تل شکل سپند — دست مژگان بد زہر وقت تھا سایہ کنان
پرورش ماں ان کو کرتی تھی۔ یہ مان کو پرورش — دودھ یہ پیتے تھے۔ انکا شربت دیدار مان
ربع مسکون مین تھے۔ اربع عناصر چار خلط — چار مصراع رباعی بیاض عز و جہان
چار پھل کے دینے والے۔ چار جگ مین سرفراز — چار بید و نکے مصنف۔ چار اطراف جہان

ایسے چار آنکھین کرے سورج کی یہ طاقت نہین
چار منھ سے کرتے ہین صفت انکا برہما جی بیان

بسوامتر کی اودھ مین تشریف آوری اور رام و لچھمن کو ہمراہ لیکر روانگی

تھے کسی صحرا مین بسوامتر منی جلوہ کنان — کاشف اسرار غیبی۔ واقف راز نہان
ان کو ماریچ و سباہو و تاڑکا کرتے تھے تنگ — تھے بلائے آسمانی کی طرح ایذا رسان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سُن تپ کاہش سے مضطر تھے نہ کسی تپ کا تھا ہوش
آتش رنج و محن سے تاپتے تھے پنچ اگن
کاٹتے تھے ہونٹھ دانتون سے ملا کرتے تھے ہاتھ
جب سُنا اوتار اجودھیا مین لیا ہی رام نے
طالب مرہم ہوے زخم جگر کے واسطے
شاہ بولا ہین بہت کم سن ابھی رام و لچھمن
خشک ہو گا ان کے جانیسے مرے دل کا کنول
آپ کو سرکوبی اعدا اگر منظور ہے
منقطع جب ہو گئی اُمید بسوامتر کی
شاد بسوامتر کو کر دو قبول عرض سے
ہین جناب بشن کے اوتار راجہ رامچندر
پُرزے پُرزے دامن کہسار کر دین پھاڑ کر
گر ضرورت رزمگہ مین ہو سلاح جنگ کی
بُرج میزان دے کٹوری قبضۂ شمشیر کو
باقی شر آپ ہی غیرت سے کٹ کٹ جائینگے
راجہ دسرت سُن کے یہ تقریر راضی ہو گئے
بن مین بسوامتر نے جا کر عبادت کی شروع
آئے ماریچ و سباہو و تاڑکا جب بہر جنگ
روئے چلائے سباہو و تاڑکا بیجان ہو سے

بید کیا پڑھتے کہ مثل بید لرزان تھی زبان
کرتے تھے جل سین آنسو کرکے آنکھون سے وان
بن مین تھین تھے جسطرح بتیس ۳۲ دانتونمین زبان
کی مصیبت اپنی بالتصریح دسرت سے بیان
رام و لچھمن کی مدد چاہی برائے حفظ جان
رزمگہ مین کیا کرینگے تیغ کے جوہر عیان
بوستان زندگی مین دخل پائے گی خزان
لیجیے مجھسے کمک کے واسطے فوج گران
راجہ دسرت سے ہوئے گویا شستا سرادن
بھیجدو رام و لچھمن کو بہر قتل سرکشان
سالک راہ حقیقت مالک کون و مکان
چادر مہتاب گردونکی اُڑائین دھجیان
ماہ نو شمشیر دے۔ قوس فلک تیر و کمان
چاند بن جائے سپر کا ماہتاب آسمان
اِن کے قبضے مین نظر آئے گی جب تیغ روان
مُن کو سونپے اپنے فرزند گرامی خاندان
بنگئے رگھبیر ساز پرستش پاسبان
سر کیا رگھناتھ جی نے ناوک آتش فشان
جا گرا ماریچ غش کھا کر لب بحر روان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سب کے دل سے مٹ گئی خارِ مصیبت کی خلش
ہوگیا پیشِ نظر آئینۂ امن و امان

دستِ نصرت سے پُنچھے آنسو جو بہے تھے اس کے
رام و لچھمن کو بنایا مردمِ چشمِ مکان

جانکی جنم

تھے جنک پُر کے شہنشاہِ جنک اک حکمران
پائے مردی میں غضنفر۔ زور میں پیلِ دمان

اتفاقاً ایک دن جنگل میں پہونچے سیر کو
خشک پائے پیاس کے مارے لبِ بحرِ روان

تشنگی سے دُرِ غلطان لوٹتے تھے خاک پر
ہر صدف تھی ماہیِ بے آب کی صورت طپان

خشک ہوکر قُلزمِ زخّار ریگستان ہوے
سوکھ کر کانٹا ہوئی ماہیِ دریا کی زبان

پیاس کا چسکا تھا۔ پانی کی ندی کو چاہ تھی
چشمہ و دریا تھے پیاسے۔ حوض تھے تشنہ دہان

سبزۂ گلزار کی پیاس اس سے بجھتی نہ تھی
گرتے تھے سیر سرابِ دشت نخلِ سایہ کنان

یاد فرمائے نجومی شاہِ عالی جاہ نے
انجمِ قسمت کی گردش کی سُنائی داستان

دست بستہ شاہ سے گویا ستارہ دان ہوے
ہل چلائیں آپ اگر حل ہو یہ عقدِ بیگمان

ہل چلایا جب شہِ والا نسب نے دشت میں
شکلِ سیتا کی ہوئی آئینۂ خم سے عیان

پتلیوں کی کھل گئیں آنکھیں۔ پھڑک اٹھی نظر
چشم نے کھولی دعا کو موئے مژگاں کی زبان

آکے گھر۔ رانی کو وہ تصویرِ نورِ پاک دی
جس سے روشن ہوگئی ایوان میں شمعِ خاندان

خوش ہوئیں دلہین (دلاری بشن جی کی) لچھمین
سرستی (برہما کی پیاری) لاڈلی شیو کی اُمان

لچھمین۔ اندرانی۔ برہمانی۔ ستی۔ گانے لگین
دادرے۔ دھرپد بھجن۔ سارنگ سے ٹھمریان

گنگری۔ سُر۔ تال۔ لَے سے جھیلتی تھیں سب کے دل
بین تاروں کا دہن تھا۔ کشن کی بنسی زبان

ہوکے خوش۔ رنگ اپسراؤں نے جمایا ناچ کا
راجہ اندر کا اکھاڑا کر دکھایا آسمان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

اهليا تارن

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ناچ وہ ناچین کہ جس سے رقص نہ پھرہ گرد ہو — وہ رہس جس پر کنھیا کے رہس کا ہو گمان
شاد تھے راجہ جنک دیدار نورِ پاک سے — بشن کے دل مین جو بستی تھین ہوئین زیبِ مکان

پرورش سے کام رکھا نام رکھا جانکی — گوشۂ ہر چشم تھا آغوشِ مادر بیگمان

اہلیا تارن

جانکی جی جب ہوئین تقدیر کی صورت جوان — فکرِ شادی مین ہوا مائل شہِ عالی مکان
زینتِ زیبِ شبستان تھا سدا شیو کا دھنک — وزن مین کوہِ گران خم مین ہلال آسمان
اسطرح تھا جسمِ ماہی تہِ غبرا کو بار — رات بھاری جیسے ہو بہرِ مریض نیم جان
ٹوٹنا کیسا۔ نہ ہلتا تھا کسی شہ زور سے — زاغ جس کے تھے عقابِ چرخ۔ ناوک کہکشان
عہد سلطان نے کیا۔ جو توڑ ڈالے یہ دھنک — بیاہ لیجائے خوشی سے دخترِ ابرو کمان
منعقد بزمِ سوئمبر کی جو شاہنشاہ نے — آئے سنکر طفلک و پیر و جوان خرد و کلان
جانب متھلا نگر رگھنا تھ جی عازم ہوے — تھے لکھن ہمراہ۔ بسوامتر منی تھے ہم عنان
راستہ مین شکل سنگِ رہ پڑی تھی ایک سل — اڑ گئی سوئے فلک بنکر زنِ غنچہ دہان
تھی اہلیا استری گوتم رکھیشر کی یہی — بد دعا سے تھی یہی اُس راہ کی سنگِ نشان
رام کے خاکِ کفِ پا نے دکھایا معجزہ — سنگ وہ پارس بنا۔ وہ بت بنی ابرو کمان

غسل فرما کر جنابِ رام و لچھمن گنگ مین — ہو گئے کاشانۂ حشمت جنک مین میہمان

سری رامچندر جی کی باغ مین رونق افروزی اور سیتا جی سے چار چشمی

نور کا تڑکا ہوا جب بولے مرغِ نغمہ خوان — نورِ قدرت کی تجلی دیکھ لے اے چشمِ بتان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

وقت آپہونچا طلوعِ آفتابِ شرق کا
چھوٹنے کو ہے کنول کا پھول نافِ شبن سے
جلوۂ خورشید ہونے کو ہے بالائے فلک
ہے کرن ہونے کو روشن چشمۂ خورشید پر
ہے نسیمِ صبح چلنے کو سہانا وقت ہے
یہ صدا سنکر جو فرشِ گل سے اُٹھے رامچندر
برگِ اشجارِ گلستان نے بجائے جھانجھ و دف
سنکھ بجتا تھا چٹکتی تھی جو سر بستہ کلی
رام و لچھمن جی نے بسوامتر کے چومے قدم
ڈبڈبائے دیدۂ نرگس مین آنسو پریم کے
پھول نخلون نے چڑھائے ہاتھ جوڑے برگ نے
دیکھکر دیدار پر کرمان پھری خوشبوئے گل
بنگیا ہر نخل ترِ فیضِ قدم سے کلپ برکش
باغ مین تھی اک سری گوری کی مورت جلوہ گر
کشورِ متھلا نگر مین تھا یہ دستورِ قدیم
جیبھ سائی کے بدولت جاگ اُٹھتے تھے نصیب
جانکی جی بھی اسی مطلب سے آئین باغ مین
ہمنشین ہمجولیان۔ سکھیان۔ خواصین ساتھ تھین
یاسمین رُخ۔ یاسمن بر۔ سُنبلین مو۔ سرو قد

جانکی بطن سُبو سے ہونیوالی ہین عیان
ہونیوالے ہین کنول کے پھول سے برھما عیان
مور رکھنے کو ہین سر پہ رام فخرِ خاندان
باندھنے والے ہین سہرا رام رگھو کل چندرمان
جانکی ہین آنے والی بہرِ سیرِ بوستان
آرتی کرنے کو اُٹھا دستِ مہر آسمان
کھولکر پڑھنے لگے بھونرے کنول کی پوتھیان
تھا سرِ قطراتِ شبنم سے قدمبوس آسمان
پھول لینے کو ہے موے رونق فزائے بوستان
مور چھل جھلنے لگے طاؤسِ باغِ بیخزان
غنچۂ سوسن نے استت کے لیے کھولی زبان
سایہ بن بن کر گرے قدمون پہ نخلِ بوستان
باغ اجودھیا ہو گیا۔ سرجو بنی جوئے روان
رافعِ حاجاتِ عالم۔ جرم بخشِ عاصیان
عورتین شادی کے پہلے سر جھکاتی تھین یہان
مانگ کا سیندور تھی مندر کی خاکِ آستان
پاکدامانی جلو مین تھی۔ حیا تھی ہمعنان
سبکی سب خورشید طلعت سبکی سب ابرو کمان
نرگسین دیدہ۔ سمن لب۔ گلبدن غنچہ دہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ہر طرف پھرتی تھیں ہاتھوں میں لیے مہندیکا ڈال
وصفِ سوسن کی بھی بنتی تھی دانتوں کی مسی
عطرِ گل سونگھا نظر کی پشمِ طاؤس پر
سُرمہ چشمِ غنچۂ نرگس کا۔ سوسن کی مسی
نور افشانِ زرِ گل۔ زیورِ ہر شاخِ گل
مندر میں سیتا گئیں گوری کی پوجا کیلیے
یاں ہوا خواہیں جو مثلِ گل ہوا کھانے لگیں
دو آتش ایک جا تھے چراغ و گل بہم
کوئی سمجھی دونوں آنکھیں۔ کوئی سمجھی جان و جسم
دوڑ کر آئیں سری سیتا سے یوں کی التماس
دو جوان کمسن چمن میں توڑنے آئے ہیں پھول
خوش خرام و خوش گلو کبک و عنادل کیطرح
مندر سے نکلیں سیا۔ آئی نظر شکلِ اُمید
سانولی صورت جو آنکھوں میں ہوئی پرتو فگن
ہاتھ کو مہندی بنی چشمِ محبت کی نگاہ
زُلف کو خوشبو۔ نگہ کو شرم۔ ماتھے کو تلک
رام سے بولے لکھن۔ یہ کون ہے رشکِ چمن
آنکھ نرگس۔ عارض روشن۔ ترنج۔ انگور لب
رام جی بولے۔ یہ ہے ابرو کمان شاید وہی

آنکھ میں دیکر جگہ سُرمہ کو ہر سُو تھیں رواں
کلمۂ تعریفِ گل بنتے تھے لب کو رنگِ پان
پائے گلشن کی حنا دیکھی۔ لبِ طوطی کا پان
طوقِ قمری۔ غازۂ برگِ نہالِ بوستان
سُنبلِ پُرپیچ و خم کا گیسوئے عنبر فشان
گھور کی صورت ملی ماتھے پہ خاکِ آستان
رام و لچھمن جی نظر آئے میانِ بوستان
روز و شب۔ شام و سحر اک تھے جلوہ کنان
کوئی سمجھی مہر و مہ۔ کوئی زمین و آسمان
طرفہ تر گل آج پھولا ہے میانِ بوستان
جن کے چہرے سے خجل ہے آفتابِ آسمان
صورتِ طاؤس و طوطی خوش لباس و خوش بیان
ہو گئیں اِس طرح سب جیسے مندر میں بُتان
بن گئیں رگھناتھ کی تصویر عکسی پُتلیان
رُخ کو غازہ۔ آنکھ کو سُرمہ۔ لبوں کو رنگِ پان
نگ انگوٹھی کو۔ نگیں کے واسطے نام و نشان
جسکا قد ہے سرو۔ سنبل گیسوئے عنبر فشان
سیب غبغب۔ غنچہ لب دہن۔ سوسن زبان
حُسن جسکا دیکھ کر ہو جان بلب شیو کی کمان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کر کے دل قابو مین سیتا وان گئین پھر مندر مین
دل مین شکلِ رام - وصفِ بھگوتی وردِ زبان

خود سوالی مین تھین لیکن دل تھا محوِ سوزِ عشق
دیکھتی تھین دمبدم پھر پھر کے سوئے بوستان

ہار پھولونکا جو مورت پر چڑھایا پوج کر
گر پڑا اور سے زمین پر چھوٹ کے مالا گہان

مسکرائین بھگوتی - اس بیخودی کو دیکھکر
جانکی نے سہم کر کی آرزوے دل بیان

جے سری کیلاش دیپک سے ہمنچل کل وتنش
جے سدا شیو شمبھو شیامل روپ پھن دامن امان

پورن اچھیا کیجیے - مجھپر دیا کی درشٹ ہو
دکھ کا اندھیارا مٹے سکھ کا اُگے ہو چندربان

بھگوتی بولین پھلو پھولو منورتھ سِدہ ہو
ہوا اٹل اس طرح جیسے بشن کی پیاری رمان

نقدِ دل پا کر ادھر سیتا گئین رنواس مین
رام و لچھمن پھول لیکر مُن کے پاس آئے یہان

دھنش جگ

پنجۂ خورشید نے جب لی کمانِ آسمان
ہو گیا پیشِ نظر بزمِ سوئمبر کا سمان

دیوتا آئے ستارے آئے - آئے مہر و ماہ
شہریار آئے - قوی بازو - توانا پہلوان

رام و لچھمن ساتھ بسوامتر کے وارد ہوے
قوت و طاقت جِلو مین تھی شجاعت ہمعنان

قوس پر زور آزمائی خوب کی ایک ایک نے
ہو گئے شل سب قوی ہیکل قوی بازو جوان

دس ہزار اکبار اُٹھے زور کرنے کے لیے
تیر کے مانند لیکن چھوڑ کر بھاگے کمان

تھک کے بیٹھا دل ہر اک کا دستِ قوت شل ہوے
راونِ خود سر سے بھی اُٹھی نہ وہ قوسِ گران

دیکھکر یہ حال آزردہ ہوے راجہ جنک
یون دکھائے طیش کھاکر جوہرِ تیغِ زبان

اے جوانو جائے غیرت ہے - نہ ٹوٹا یہ دھنک
آج طاقت ہے کہان - جوشِ توانائی کہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

خوب دیکھی تاب و طاقت۔ خوب اہلِ زور ہو
ہوکے برہم عرض کی لچھمن جی نے رام سے
آپکے صدقے سے وہ طاقت بہم ہے جسم مین
دی جگہ پہلوے اُلفت مین لکھن کو رام نے
جب وہ ہناک کو توڑکر نو کھنڈ رکھ بھر نے لگے
رام کو جیمال سیتا نے پنھائی بزم مین
پرسرام اک برہمن جمدگِن کے فرزند تھے
بزم مین آئے گرائی اس طرح برقِ کلام
مردِ میدان ہے تو آجائے تبر کے سامنے
یون تبرِ سید ھر سے تبسم کرکے بولے رامچندر
بول اُٹھے لچھمن خطاوار اس جگہ کوئی نہین
کیجیے شکر آج قیدِ غم سے بیچاری چھُٹی
سُنکے لچھمن کے سخن بولے جنک سے پرسرام
طفل کیا ہے پھل ہے اندراین کا بِس کی گانٹھ ہے
چاہتے ہو خیر اگر لے جاؤ محفل سے اِسے
اِس تبر نے ہاتھ کاٹے ہین سہسرا باہو کے
بولے لچھمن کیا ضرورت اس قدر تکلیف کی
آپکے اظہارِ طاقت کی کوئی حاجت نہین
رام سے بولے پرسرام آپ ہی کا ہے قصور

بس چلو۔ کافور ہو۔ بھاگو۔ کرو خالی مکان
حُکم اگر ہو توڑ ڈالون اُٹھکے یہ قوس گران
پیس ڈالون جسم جلا دو فلک کی استخوان
کر دیے تیغ توانائی کے جوہر خود عیان
خوش ہوئین سیتا۔ ہوے راجہ جنک جی شادمان
گونج اُٹھے شورِ مسرت سے زمین و آسمان
اس خبر سے پائی آگاہی اُنھون نے ناگہان
قوس توڑے کِسکا مُنھ۔ کسکا جگر کس مین ہے جان
مُنھ دکھائے ہے کمان کا توڑنیوالا کہان
مین خطاوار آپکا ہون مجھسے ٹوٹی ہے کمان
خود دو پارہ ہوگئی چھونے سے قوس ناتوان
تھی نقاہت کے سبب سے قوس کے ہونٹون پہ جان
مُنھ تو چھوٹا اسکا ہے۔ لیکن ہے گز بھر کی زبان
سنکھیا۔ ہرتال۔ سَم۔ زہر اسکا ہے طرزِ بیان
ورنہ اسکا ڈھونڈھنے سے بھی نپاؤ گے نشان
چھتری کا ہون عدو لاشون سے پاٹے ہین مکان
کیجیے بند آنکھ جسمین مین نظر سے ہون نہان
جوہرِ قوت ہے خونریزیِ بادہ سے عیان
ورنہ کیا طاقت تھی جو کرتا لکھن گستاخیان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

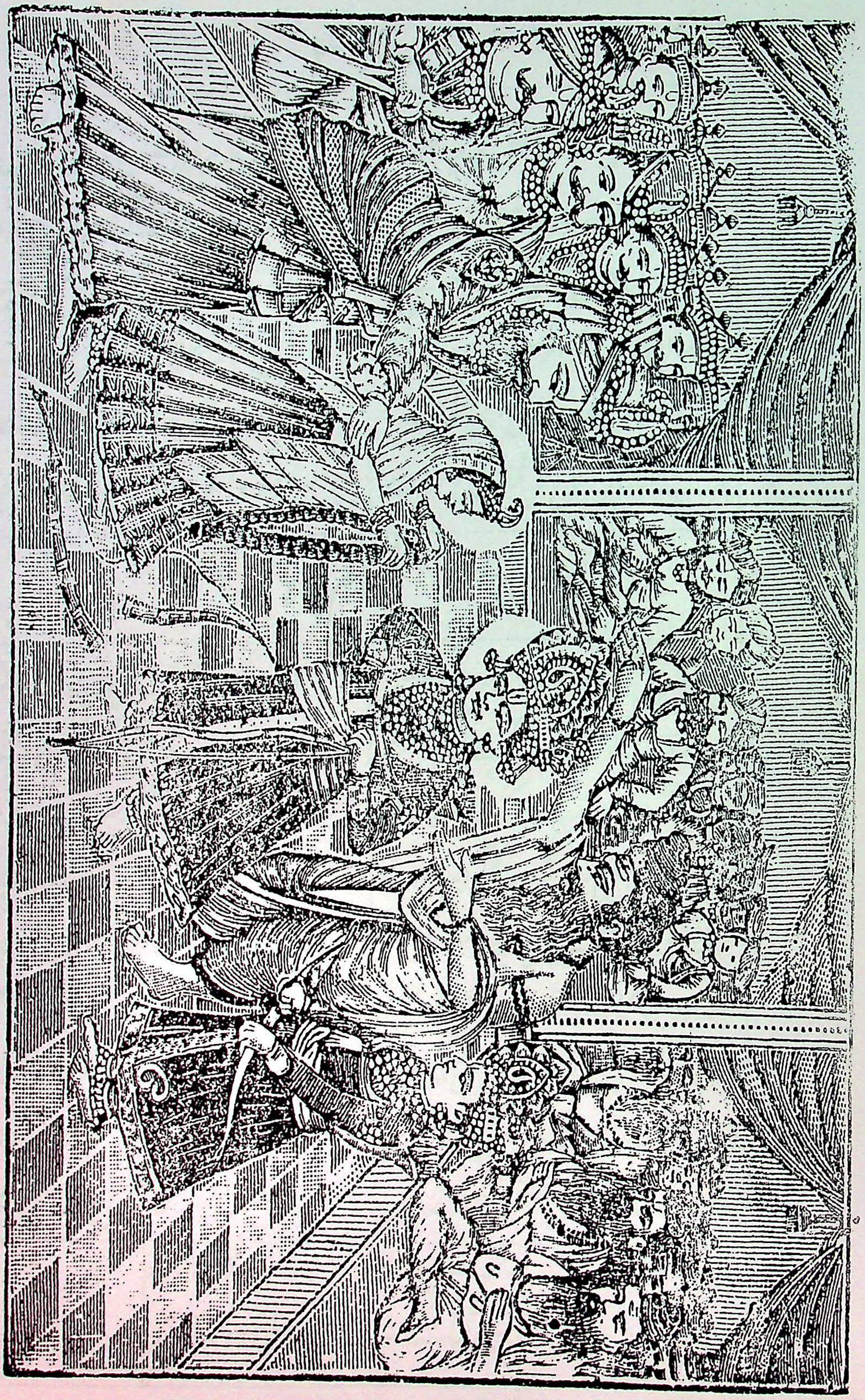

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

رام بولے کیون نہو۔ کیا عقل ہی کیا فہم ہے
مین سزاوارِ غضب ہرگز نہین۔ ہرگز نہین
یہ اثر پیدا کیا اس گفتگو نے بزم مین
اک کمان دیکر کہا یہ قوس اگر تم سے جھکے
کی خمیدہ قوس چھوتے ہی شری رگھناتھ نے
چلدیے حُضّارِ محفل محوِ خجلت بزم سے

کون مجرم ہو غضب کی تیغ ہو کس پر روان
میان کیا جانے اگر مجرم ہو تیغ خون فشان
پرسرام اوتار سمجھے رام جی کو بیگمان
رفعِ شک ہو جائے ٹھنڈھی ہون غضب کی گرمیان
پرسرام اُٹھے۔ قدم چھو کر گئے سوے مکان
رام و بسوامتر و لچھمن نے بسایا بوستان

رام بواہ

جب سری رگھناتھ جی نے بزم مین توڑی کمان
راجہ دسرت کو لکھا خط۔ آئیے لیکر برات
جانب متھلا نگر دسرت گئے لیکر جلوس
رام و لچھمن جی سوار توسنِ گلگون ہوے
جب برات آئی جنک جی پہونچے استقبال کو
شتلوبرن سنگادر برہما تھے شریک بزم عیش
جانکی مائی کی شادی کی سری رگھناتھ سے
قوت بازوے شاہنشاہ جو کُش کیت تھے
بھرت کے ساتھ ایک بیاہی شترگھن کے ساتھ ایک

ہوگئے راجہ جنک جی اپنے دلمین شادمان
جسمین ہو شادی دُختِ گلرخ و غنچہ دہان
تھے جہان مین جزو کُل پیر و جوان خرد و کلان
آکے بسوامتر جی بیٹھے سرِ تختِ روان
لائے ساتھ اپنے درِ دولت پہ انبوہِ گران
ماہتاب و مہر و انجم سے زمین تھی آسمان
لکشمن کے ساتھ بیاہی دوسری دختِ جوان
انکی تھین گل پیرہن۔ غنچہ دہن دو لڑکیان
چرخ نے بہرِ دعا کھولی مہِ نو کی زبان

راجہ دسرت آئے واپس جانبِ مُلکِ اودھ
بس گیا بوے مسرّت سے دماغِ دو جہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

رام بن باس

ایک دن آئینہ دسرت نے جو دیکھا ناگہان
زلفِ شبگون نے دکھایا صبحِ پیری کا سمان

دھیان آیا دل مین۔ لطفِ حکمرانی کچھ نہین
اب کرون گوشے مین یادِ مالکِ کون و مکان

یون مشیرون سے کہا کل ہو تلک کا ساز جمع
رام کو دون گا سمندِ حکمرانی کی عنان

آئے ہر تیرتھ کا جل۔ ہر باغ کے پھل پھول ہون
میہمانون کے لیے مجکو بنا دو میزبان

کر دیا ارکانِ دولت نے تلک کا ساز جمع
دیوتا آئے۔ ہوے شاہانِ عالم میہمان

منتھرا تھی کیکئی کی اک کنیز فتنہ جو
سخت رنجیدہ ہوئی قشقہ کی سُنکر داستان

کیکئی سے عرض کی دسرت ہوئے گوشہ نشین
ہونگے اب رگھناتھ جی مُلکِ اودھ مین حکمران

بھرت کو دیکھا نہ سلطان نے نگاہِ لطف سے
کھل گیا۔ ہو کچھ نہ کچھ آپسمین چشمک بیگمان

دوستیِ شاہ پہ تمکو نہایت ناز تھا
اب کہو وہ دن کہان ہے وہ محبت ہے کہان

ہو گیا ظاہر کہ تھے اندازِ الفت ظاہری
ورنہ کیون رہتے بھرت محتاجِ تختِ خاندان

یہ نہ سمجھو سلطنت پا کر رہین گے رام رام
دیکھنا آنکھونکو دکھلاتا ہے کیا کیا آسمان

دہر مین بھائی کا دشمن بڑھکے بھائی سے نہین
تازیانہ ہو برائے توسنِ عمرِ روان

زر کو گل بنجائے۔ فوّارہ خزانے کے لیے
غنچۂ دل کے سُکھانے کو بنے بادِ خزان

شاہ سے ایفائے وعدہ کے لیے تم ہٹ کرو
جانشین ہون بھرت۔ ہون رگھناتھ جی بن کو روان

مجکو سمجھانے سے مطلب تھا تمھین سمجھا دیا
چاہیے مانو یا نہ مانو۔ سوچ لو سود و زیان

یہ سخن سُن کر ہوا محوِ حسد رانی کا دل
محوِ حیرانی ہوئی خاکِ اوفتادہ ذرّہ سان

جب شہِ دسرت شبستان مین گئے ہنگامِ شب
کیکئی رانی کو پایا مائلِ آہ و فغان

پیار سے الفت سے پوچھا کیون پریشان حال ہو
فکر کیا ہے۔ درد کیا ہے۔ کیا ہے ایذائے نہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

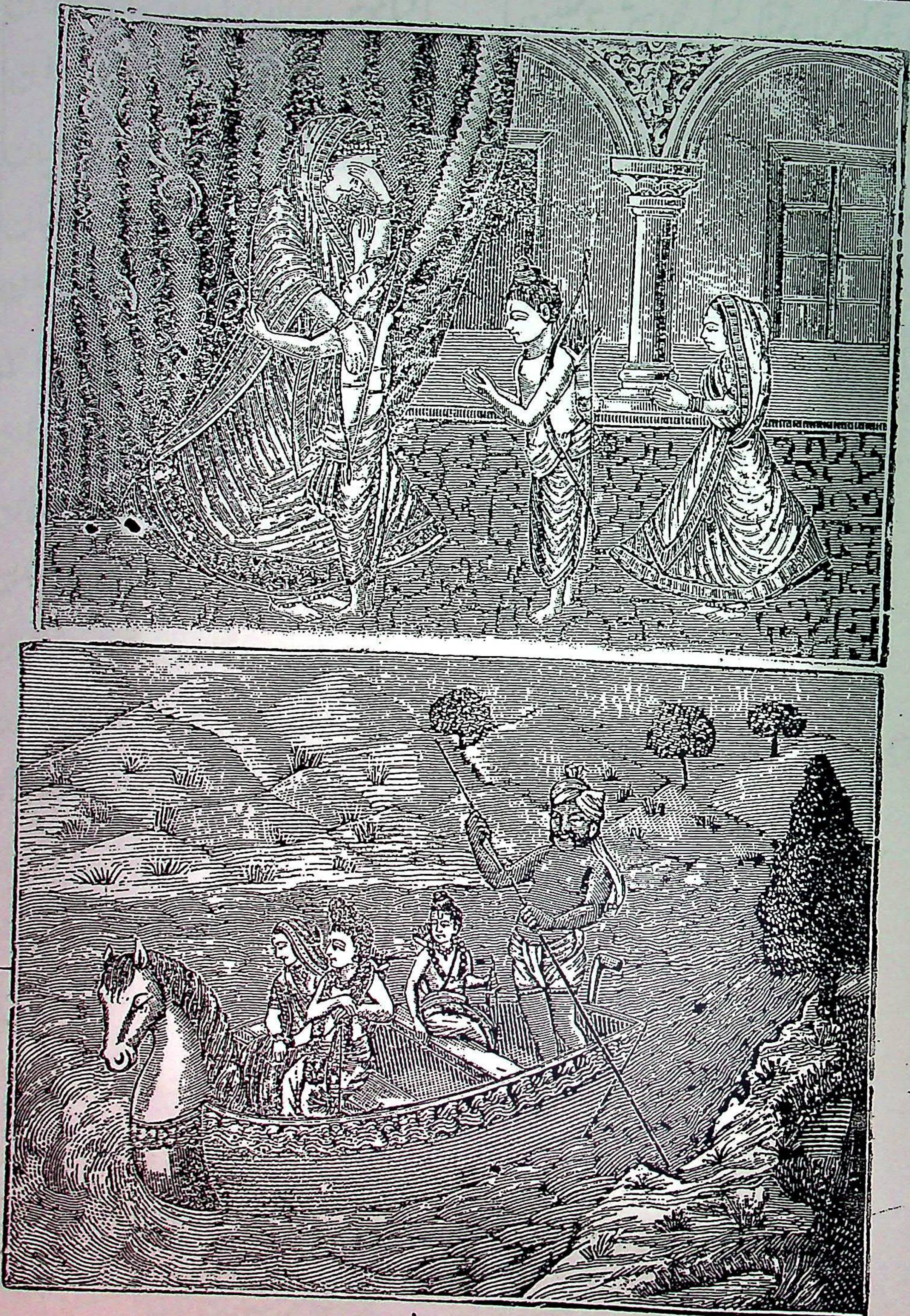

سری رام جی کا بن باس

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سچ کہو کیا ہی تمنا۔ کسکی خواہش ہی تمھین
کیا ہوس۔ کیا آرزو کیا چاہ ہے اے جانِ جان

کسکو مالامال کردے مال سے دستِ کرم
بانکپن کس کو دکھائے جوہرِ تیغ روان

کسکو دون اورنگ شاہی کسکو بخشون تاج و تخت
کسکے دامانِ جوانی کی اُڑا دون دھجیان

کیکئی بولی۔ ملے تختِ حکومت بھرت کو
رام چودہ سال تک بن کو بنائین بوستان

عہد سابق تھا جو یہ۔ دلکی یہی ہے آرزو
کیجیے ایفاے وعدہ سے مجھے اب شادمان

پھر دکو پھرنا نہین لازم ہی اپنے قول سے
عہد پیما جو ہین انکی ایک ہوتی ہی زبان

شاہ بولا۔ کیکئی کیسا خیالِ خام ہے
ہے کہان عقلِ رسا۔ فہم و فراست ہی کہان

رام ابھی کمسن ہین کیونکر انکو بھیجون سوے دشت
یہ جدا ہونگے تو ہوگا مرغِ جان بے آشیان

مین اگر انکو کرونگا دیدۂ روشن سے دور
ٹوٹ جائے گی عنانِ توسنِ عمرِ روان

بھرت ہون فرمانروا ملکِ اودھ مین شوق سے
رام کو جانے نہ دونگا سوے دشتِ بے نشان

رام کو تختِ خلافت کی ذرا پروا نہین
انکے قبضے مین ہین اورنگِ زمین و آسمان

منھ سے جو کچھ کہدیا نقشِ مقدر ہوگیا
بات کیا جو عہد ٹوٹے جسم مین جبتک ہی جان

کیکئی بولی۔ نہین ہین آپ اگر پیمان شکن
پھر تامل ہی عبث۔ تکرار و حجت رائگان

الغرض وقتِ سحر آئے جو راجہ رامچندر
سرگذشتِ عہدِ سابق کیکئی نے کی بیان

پھر یہ فرمایا کہ تم چودہ برس بن مین رہو
بھرت جی ہونگے سرِ تختِ حکومت حکمران

سن کے یہ رگھناتھ نے رخصت طلب کی شاہ سے
بہرِ خدمت جوشِ الفت سے ہوے لچھمن روان

جانکی آنسو بہاتی آئین کوشلیا کے پاس
عرض کی۔ جاؤنگی مین بھی رام جی کے ہمعنان

پانون چھوتی ہون مجھے اب حکم رخصت دیجیے
جسمین پاؤن رام کی خدمت سے لطفِ جاودان

روئین کوشلیا۔ کہا سیتا نہو آنکھون سے دور
وحشتِ غربت مین نہین وہ لطف ہی جو ہی یہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

تم ہو نازک تمسے اُٹھے گی نہ تکلیفِ سفر
ضعف سے حالت تر ہو گی نصیب دشمنان

رام کو جانے دو بن مین اپنے گھر مین تم رہو
وہ بہارِ دشت دیکھین تم فضاے بوستان

ایک سیتا نے نہ مانی سب نے سمجھایا بہت
رام کے ہمراہ صحرا کو چلین نالہ کنان

مچگیا کہرام ہر سو۔ رو دیے سب جن و انس
ہر بشر تھا محوِ شیون۔ مائل آہ و فغان

لٹ بٹ بانے اشک چشمِ ابر کے۔ چلائی رعد
برق تاب اس رنج کے مارے فلک پر تھی طپان

کون دل تھا جو نہ مچھلی کی طرح بیتاب تھا
کون تھی چشمِ بشر جس سے نہ آنسو تھے روان

وہ زبان تھی کون جس پر قصۂ ماتم نہ تھا
کون وہ لب تھا نہ جسپر تھی الم کی داستان

کون سینہ تھا۔ نہ جسکو کوٹتی تھی ضربِ مشت
کون سر تھا توڑتا تھا جو نہ دیوارِ مکان

کون تھی زلفِ دوتا جسکو پریشانی نہ تھی
تھا کلیجہ کون۔ جسمین تھی نہ اندیشے نہان

اسطرف باہر مکان کے رام نے رکھا قدم
گر پڑا اُن کے سر سے تاجِ سلطانی وہان

اپنے بیگانے ہزارون تھے رکابِ رام مین
جانبِ صحرا سے بے پایان وان تھا کاروان

جاتے جاتے ایک دشتِ پُر بلا مین شب ہوئی
ورج لب سے وان ہوے رگھناتھ جی گوہر فشان

اب نہ میرے ساتھ اُٹھائے کوئی تکلیفِ سفر
اپنے اپنے گھر کو واپس جائین سب خرد و کلان

ہاتھ مین رکھین عنانِ صبر کو چودہ برس
گر رہے زندہ تو واپس آئینگے سوے مکان

آنکھ ملتے جب اُٹھے مردم نہ رام آئے نظر
روتے چلاتے تسسکتے پھر گئے سوے مکان

بیقراری مین تھے سب سیماب و نبض جان بلب
مرغِ بسمل۔ ماہی بے آب۔ برق آسمان

سری رامچندر جی کا چترکوٹ پر قیام

تھا نکھاد اک مردِ صحرائی جسیم و پہلوان
رام کے چوسے قدم ہمراہ اہلِ خاندان

واقفیت تھی جو کامل بن کی راہ سے اُسے
رہنمائی کو ہوا رگھناتھ جی کے ہمعنان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کر دیا رخصت سونمنتِ نکتہ ور کو رام نے — خاک سے تن کو جلا بخشی۔ ملی ریگ روان
چہرۂ آئینۂ زانو دکھایا زلف کو — جسم مین پہنا لباسِ زعفرانی زرفشان
پاک فرما کر بدن کو غسلِ آبِ گنگ سے — کی طلب ملاح سے کشتی لبِ بحرِ روان
دست بستہ عرض کی ملاح نے کہتے ہین لوگ — فیضِ پا سے اڑتے ہین مثلِ شرر سنگِ گران
مجکو ڈر ہے میری کشتی بھی نہ اڑ جائے کہین — حکمِ اقدس ہو۔ تو دھو کر پانون کر لون امتحان
جب اجازت مل گئی دھوئے قدم ملاح نے — وہم دل سے مٹ گیا۔ صاف ہو گیا حرفِ گمان
بیٹھے کشتی پر سری رگھناتھ۔ لچھمن۔ جانکی — منزلِ مقصود طے کی۔ صورتِ موجِ روان
کر کے طے صحرا۔ کیا دریائے تربینی مین غسل — جا کے بھاردواج کے گھر مین ہوئے پھر میہمان
رہ کے شب بھر۔ صبح کو پہونچے لبِ بحرِ جمن — حکمِ رگھبر سے ہوا رخصت نکھادِ نکتہ دان
رام نے دیکھی جو زلفِ شام روئے مہر پر — بالمیک اہلِ کرامت کو بنایا میزبان
نذر دے کر میوۂ شیرین رکھیشر نے کہا — کیجیے اس بن کو بس کر غیرتِ باغِ جنان
اس جگہ ہے چترکوٹ اک کوہِ رشکِ کوہِ قاف — جسکے پہلو مین ہے بحرِ گنگ کی دھارا روان
جملہ سامانِ طرب موجود ہین بالائے کوہ — سیکڑون نامی رکھیشر ہین رسیا ضت کش وہان
ہے مناسب آپ چندے اس جگہ رکھین قیام — اپنے قدمون سے جگا دین قسمتِ کوہِ گران
سنچ کو من سے ہوئے رخصت سری رام و لچھمن — کوہ کو جا کر بنایا اپنا سنگِ آستان

دسرتھ جی کا انتقال

جب پھر آسورا ودھ خالی سونمنتِ نکتہ دان — شاہ سے صحرا نوردون کا کیا قصہ بیان
روئے دسرتھ اسقدر رگھناتھ جی کے رنج مین — غرق دریائے فنا مین ہو گئی کشتیِ جان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

مچ گیا کہرام اعزا اقربا رونے لگے
ہر مکان مین مرغِ کلفت نے بنایا آشیان

تھے حبابِ دیدۂ تر اشک کے چشمو نمین غرق
شیشۂ دل نالۂ سوزان سے تھے آتش فشان

لوٹتے تھے خاک پر پارے کی صورت طفلِ اشک
چشمِ تر پتھرا گئی تھی۔ پھر گئی تھین پتلیان

حال سُن کر انتقال شاہ کا آئے بشسٹ
آستینِ پند سے پوچھے سرشکِ خاندان

اپنے نانا کے مکانمین تھے بھرت اور سترہن
آئے کریا کرم کرنے کے لیے محوِ فغان

مان سے پوچھا کسطرح شہ نے پیا جامِ اجل
ہین کہان رام اور لچھمن۔ جانکی جی ہین کہان

کیکئی بولی موئے رام و لکھن صحرا نشین
جنکے غم مین جان دی سلطان نے ہو کر طپان

صورتِ گُل بھرت نے چاک اپنا پیراہن کیا
زخم کی صورت کیا چشمِ سیہ کو خونفشان

لیکے لاشہ راجہ دسرت کا لبِ سرجو گئے
جسمِ مردہ کو جلایا شمع کی صورت وہان

بھرت ملاپ

صبح کو اُٹھکر بھرت جی مائلِ آہ و فغان
رام و لچھمن کے منانیکو موے گھر سے روان

ساتھ اعزا تھے بشسٹ و سترہن ہمراہ تھے
تھین جلو مین راجہ دسرت کی تینون رانیان

پیش و پس تھے اپنے بیگانے جنکے تھے ہمرکاب
جملہ تھے وابستۂ دامانِ دولت ہمعنان

جانبِ منزل روارو جب چلا وہ قافلہ
پائی آگاہی نکھادِ صف شکن نے ناگہان

دلمین سمجھا بھرت جی ہین مائلِ جور و ستم
حملہ آور ہون گے رام و لکشمن پر بیگمان

خاندان کے جسقدر تھے لوگ۔ حکم اُن کو دیا ۸
ہون بھرت پر حملہ آور طفلک و پیر و جوان

ہاتھا پائی کرکے مُنھ چومین عروسِ تیغ کا
زخم سے معشوقۂ شمشیر کی چوسین زبان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

لشکر اُس صحرا نشین کا جب چلا غنچہ بلغت
بول اُٹھا اک پیر ابھی چھینک کی تاثیر ہے
سب تامل رائگان ہے بہر خونریزی چلو
کوئی بولا عقل سے معلوم ہوتا ہے مجھے
ظاہرا ہوتا ہے ظاہر سب پریشان حال ہین
سن کے یہ تقریر معقول۔ اس طرح بولا نکھاد
گر ذرا بھی مین بل ابرو سے کمان مین پاؤنگا
الغرض پہونچا جو لشکر مین تو سب گریان ملے
بھرت جی کے پانؤ نکو چوما لب دامن کی طرح
رفتہ رفتہ جب بھرت پہونچے قریب چترکوٹ
کی گذارش لیکے انبوہ گران آتے ہین بھرت
سن کے آمد بھرت کی لچھمن ہوے محو غضب
سلطنت کیا ہاتھ آئی سر کشی کرنے لگے
گر اٹھایا سر تو مل ڈالون گا بیشہ کی طرح
رام بولے بھرت محو دشمنی ہرگز نہین
آتش جوش و حرارت لے لچھمن تم گل کرو
سامنے رگھنا تھ کے آئے اسی عرصہ مین بھرت
پھر شترگھن نے اپنے سینے سے لگایا رام کو
نکلنے مین رام سے بولے بھرت جی اور شترگھن

جانب بازو سے چپ چھینکا کسی نے ناگہان
ہم بغل ہونگے عروس فتح سے خرد و کلان
تیغ برگشتہ بھرت سے ہے کشیدہ ہے کمان
رام کے لینے کو جاتا ہے یہ انبوہ گران
کوئی گریان ہے کسی کے لب پہ ہے آہ و فغان
مین پے تفتیش حال جنگ جاتا ہون وہان
کاٹ ڈونگا تیغ سے ہر رشتۂ عمر روان
کوئی بھی خندان نہ تھا مانند زخم خون فشان
رہنمائی کی۔ بتا کر رام و لچھمن کا نشان
پیش رام و لچھمن و سیتا نکھاد آیا دوان
چشم و سر سے چومنے والے ہین سنگ آستان
بیلے خونریزی کو ہو تیار اے تیر و کمان
یہ جگر۔ یہ دم۔ یہ دل۔ یہ جوش یہ تاب و توان
صورت حرف غلط دم مین مٹا دونگا نشان
جان مین ہون وہ ہین قالب مین ہون قالب وہ ہین جان
بیگمان زیر بغل ہے شاہد امن و امان
گر پڑے قدمون پہ مثل گیسوئے عنبر فشان
طفل اشک تر گرے قدمون پہ ہو کر طپان
آپ چل کر ہون بس اب ملک و دھن جلوہ گر آن

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

آپ کے غم میں سری سرت نے لی سُرپُر کی راہ
خاک بر سر پہنچ سے رہتی ہیں تینوں رانیاں

ایسی پھیلی ہے اجودھیا میں وبائے دردِ ہجر
عازمِ شہرِ خموشاں ہیں سب اہلِ خاندان

حال سُن کر مرگِ شہ کا رام روئے اسقدر
اشک سے مشکل ہیں باقی پہ ٹھہرا آسمان

یوں کہا حاکمِ پدر کو میں نہ ٹالوں گا کبھی
گھر نہ واپس جاؤں گا چودہ برس کے درمیان

تم کرو فرمانروائی شوق سے میرے عوض
عدل سے رکھو ہر اک پیر و جوان کو شادمان

کھکے یہ نعلین چوبی دی نشانی کے لیے
گر کے قدموں پر پھر رخصت ہوئے نالہ کنان

خانۂ دل میں بسائی یادِ سیتا رام کی
تخت پر رکھی کھڑاؤں رام کی بہرِ نشان

ستر ہن کے ہاتھ میں سونپی عنانِ سلطنت
خود ہوئے مشغول یادِ مالکِ کون و مکان

سری رامچندر جی کی راجہ اندر کے بیٹے کو چشم نمائی

رام لچھمن۔ جانکی اکدن سرِ کوہِ گراں
تھے زبس محوِ تماشائے بہارِ بے خزاں

جانکی جی کو پنہایا زیورِ گل رام نے
طوق۔ جھومر۔ پات۔ کنگن۔ ہار۔ بدّھی بالیاں

جینت اک فرزند راجہ اندر کا تھا بد شرست
بد گہر۔ بد ذات۔ بد کردار۔ ننگِ خاندان

بن کے زاغِ بوم خصلت جادو و نیرنگ سے
چونچ ماری پائے سیتا پر برائے امتحان

جب سری رگھبر نے دیکھی یہ شرارت زاغ کی
سر کیا جوشِ غضب سے اُس پہ تیرِ جانستان

زاغ نے مانگی مہادیو۔ اندر۔ برہما سے مدد
زورِ جسمانی سے کی درخواستِ امن و امان

تیر نے پیچھا نہ تینوں لوک میں چھوڑا مگر
شکل کوئی بھی نظر آئی نہ بہرِ حفظِ جان

ہو کے تنگ آخر گرا رگھناتھ جی کے پاؤں پر
عرض کی عفوِ خطا ہوئے معینِ بیکسان

میں خود اپنے جرمِ سنگین سے ہوا ہوں بد نصیب
اب ہو مجھ پر دامنِ لطف و کرم سایہ کنان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

رام نے اک آنکھ اُسکی کی پئے تنبیہ کور
زاغ اُڑا سر در گریبان ہو کے سوئے آسمان

سُپ نکھا کی گوشمالی

رام و لچھمن سیر کرتے کرتے جا پہونچے وہان
سُپ نکھا ہمشیرۂ راون کا مسکن تھا جہان

شکل دیکھی سُپ نکھا نے جب سری رگھبیر کی
ہاتھ سے جاتی رہی صبر و تحمّل کی عنان

بن کے اک معشوقۂ طنّاز بولی رام سے
مین بہن راون کی ہون نازک بدن ابرو کمان

میرے طالب سیکڑون شاہان خوش اقبال ہین
کر دیا مجھپر نچھاور سیکڑون نے نقد جان

گو ہزارون خوبصورت بھی ہوے شیدائے حسن
بن ہوئی لیکن نہ اپنے طالبون پر مہربان

آپکی صورت پہ شیدا ہو گیا ہے آج دل
کیجیے نقد تمنّا دے کے مجھکو شادمان

رام بولے۔ یان ہے دامانِ تعلق ہاتھ مین
گر سری لچھمن سے جا کر مدّعائے دل بیان

سُپ نکھا تب لچھمن کے پاس آئی۔ کہا منشاء دل
باتون باتون مین سُنائے لحنِ طوطی زبان

دِل سری لچھمن کا تھا لذاتِ دُنیا سے بری
پائون مین پہنی تعلق کی نہ زنجیر گران

اپنی اصلی شکل بدلی جب ہوئی مایوس وہ
قد بڑھا کر تاڑ سا۔ سر پر اُٹھایا آسمان

رام و لچھمن کو فنِ نیرنگ دکھلانے لگی
جانکی کے سمت لپکی صورتِ برقِ طپان

رام کا پا کر اشارہ غیظ سے لچھمن اُٹھے
گوش و بینی کو دکھائی تیزیِ تیغِ روان

دو تھے کھر دوکھن شہِ لنکا کے بھائی اُسجگہ
اُنکے پاس آئی وہ محوِ آہ و فریاد و فغان

رام و لچھمن کے نشان و نام سے بخشی خبر
سرگذشت و وارداتِ گوش و بینی کی بیان

جانبِ دشت اُٹھ کے کھر دوکھن چلے خنجر بکف
بہرِ خونریزی لیے چودہ ہزار افسر جوان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

دیکھکر یہ رنگ لچھمن جی سے بولے رامچندر
جانکی جی کو کرو پنہان سرِ کوہِ گران

حکم سُن کر رام کا رخصت ہوئے لچھمن جتی
کوہ پر جا کر۔ کیا سیتا کو نظرون سے نہان

یان حضورِ رام کھر دوکھن نے بھیجا نامہ بر
کہدیا۔ کہنا کہ ہم لائے ہین فوجِ جانستان

صف شکن گر ہو۔ تو آؤ رزمگہ مین جنگ کو
مورچہ چھینو دکھاؤ تیزیِ تیغِ روان

گوش و بینیِ جسکے لچھمن جی نے کاٹے تیغ سے
وہ بہن راون کی ہو گُل پیرہن غنچہ دہان

ہون اگر پہلوے راون کے لیئے دل جانکی
صُلح کی صورت نظر آئے برائے حفظِ جان

گو تم اپنے زور مین یکتاے عالم کیون نہو
ہم سمجھتے ہین۔ نہین تمسا جہانمین ناتوان

جب سُنایا ایلچی نے آکے پیغامِ عدو
رام نے ہنسکر دکھائی بُرّشِ تیغِ زبان

نام ہی رام و لکھن۔ دسرت کے ہم فرزند ہین
جان پڑ جائے چھوین گر ہاتھ سے زاغِ کمان

دم ہمارا دیکھکر خود دم بخود ہوتی ہے تیغ
ٹوٹتا ہے اپنے ڈر سے رشتۂ عمرِ کمان

ہم دکھائین گر فروغِ اپنی سپر کے چاند کا
پُرزے پُرزے دامنِ خنجر ہو مانند کتان

حاکمِ لنکا جو اپنے زور پر کرتا ہے ناز
ایکدن ویران کرون گا مُرغِ جان کا آشیان

جان دینے کیلیے باندھی تھی ہے تم نے کمر
پھر ملے گا مادرِ گیتی کا گہوارہ کہان

دشمنوں سے جب کہا رگھبر نے برجستہ جواب
تیر برسانے لگا رگھبر پہ انبوہِ گران

اسقدر رگھبر نے مارے ناوکِ لشکر شکن
رُونگٹے بہرِ تنِ اعدا بنے تیرِ روان

دیدۂ زخمِ بدن سے جزو کُل خونبار تھے
کوئی بسمل۔ کوئی بیدم تھا۔ کوئی تھا نیمجان

لعلِ خنجر پہ ہوئی تاثیرِ چشمِ زخم کی
پھر گیا خنجر گلے پر۔ کر گئی شمشیر جان

بولتا کیونکر نہ رن تیزیِ ناوک دیکھکر
تھا نہ کوئی بھی دہانِ زخم خندان بیزبان

ہو کے فارغ جنگ سے مسکن پہ آئے رامچندر
کوہ سے لائے سری سیتا کو لچھمن شادمان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سیتا ہرن

سُن پنکھا پہونچی جو میدانِ غا مین ناگہان
پائے عُمر وہ دونون بھائی زور آور پہلوان

رو پڑی۔ واویلا مچائی۔ سر دُھنا۔ نالے کیے
پیش راون جا کے لنکا مین ہوئی محوِ فغان

اے برادر تجھکو دنیا کی خبر اصلا نہین
دیکھ تو کیا ظلم سہتے ہین دلِ اہلِ جہان

تیرے ہوتے غیر میری ناک کاٹین وقت ہے
تو رہے مستِ مے گلگون۔ منائے شادیان

رام و لچھمن شاہ لٹے ہین اودھ کے ذی حشم
صف شکن۔ صفدر۔ صف آرا زور آور نوجوان

مین جو پہونچی اتفاقاً اُنکے مسکن کے قریب
گوش و بینی کاٹ لی آبروے خاندان

دوکھن و کھر لیکے جب چودہ ہزار افسر گئے
کشتۂ مژگان ناوک ہو گئے سب پہلوان

اُنکے ساتھ اک ہے عروس خوش گلو خوش گفتگو
عربدہ جو۔ عربدہ۔ مرغولہ مو۔ ابرو کمان

پردہ دار ایسی ہے وہ دیکھا نہ لب تقریر نے
رہتی ہے پوشیدہ چشمِ ناف سے اُسکی میان

جعد وہ مو بات نے دیکھی۔ نہ گردن ہار نے
آرسی نے رخ مسی نے وہ دہانِ بے نشان

ابروئے پر خم شکن نے چین نے لوحِ جبین
چشم خم نے زلف آنکھ آنسو نے تا گو نے زبان

گھر کے باہر آنکھ کی پتلی قدم رکھتی نہین
وہ نظر سُرمہ کی نظروں سے بھی رہتی ہے نہان

جو نہ غازہ وہ دیکھے عارضِ روشن کا نور
ہاتھ وہ دیکھے جو ہو برگِ حنائے بوستان

جو مہاور ہو۔ وہ دیکھے پاے رنگین کا خرام
جو نہ رنگِ مسی دیکھے وہ تنگی دہان

جو نہ سُرمہ۔ وہ دیکھے جادوِ چشمِ سیہ
دیکھے اعجازِ لبِ جان بخش جو ہو تنگ بیان

مثلِ شانہ جسکا دل صد چاک ہو دیکھے وہ زلف
جو نہ صندل وہ پیشانی کو دیکھے بیگمان

پارسا ایسی کہ طاقت کیا جو شانہ سر چڑھے
آئینہ سے آنکھ لڑ جائے یہ ممکن ہے کہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

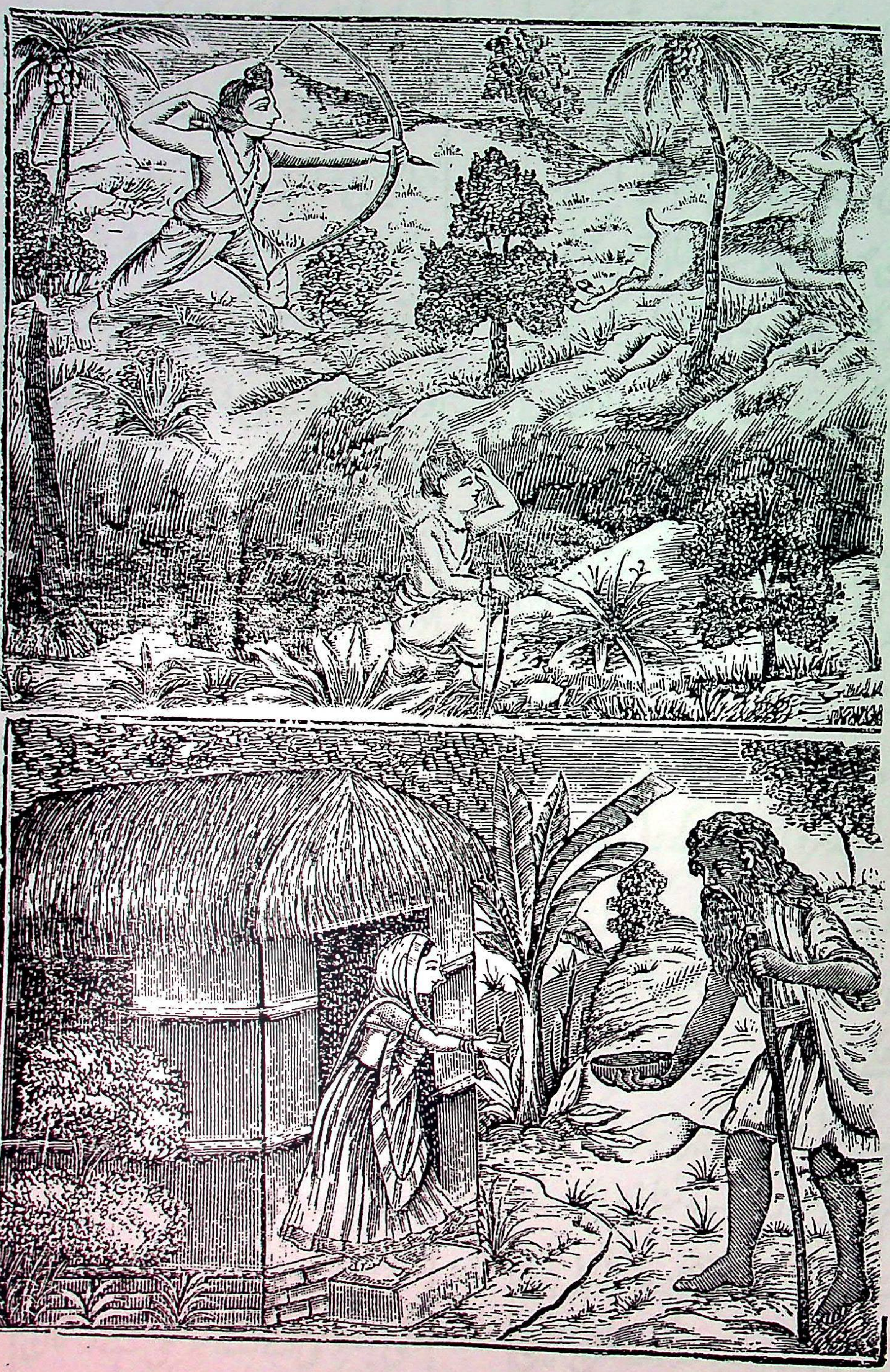

سیتا ہرن

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

جسم کو پوشاک بے شرمی تن پوشی ہی ننگ
مردم دیدہ کی صورت آنکھ نے دیکھی نہین
نازکی سے بار ہی پیشانی تابان کو چین
حسن صورت کو ملاحت۔ خال مشکین کو نمک
ہار کو گل۔ ہار گردن کو۔ گلو نکو رنگ و بو
مانگ کو سیندور۔ خم ابرو کو۔ چہرہ کو نقاب
رخ کو غازہ۔ ہاتھ کو مہندی۔ مہاور پانو نکو
ہوے مژگانکو سیاہی۔ جعد مشکین کو شکن
بوجھ اُٹھا سکتی نہین پوشاک بوے عطر کی
جز وہین سیندور کے رنگ شفق شنجرف گل
غازہ مین پڑتا ہے نور سہ ضیاے آفتاب
جز و سرمہ مردمان چشم کے دل کا سواد
ہی سویدا زبان سوسن اُس گل کی مسی
شاہ راون نے سُنی جب سُپنکھا کی سرگذشت
اُٹھ گئے ہنگام سحر جا کر کہا ماریچ سے
سُپنکھا کی ناک کاٹی ہی سری رگھبیر نے
رام کا نام مبارک جب سُنا ماریچ نے
یہ وہی ہین رام مارے ہین جنھون نے اہل زور
فتح حاصل اُنسے ہو یہ حشر تک ممکن نہین

ہی پے چشم آرسی کو منھ لگانا کسر شان
رہتی ہین پردہ نشین ملکو نسے ہر دم تپایان
خط ہتھیلی کو گران ہی۔ نطق کو حرف بیان
بوے عنبر بیز ہر گیسوے عنبر فشان
خاتم انگلی کو۔ نگین کو جلوۂ نام و نشان
دانت کو رنگ مسی افشان جبین کو ہی گران
زلف کو پیچ۔ آنکھ کو سرمہ۔ لبونکو رنگ پان
خامشی بہر دہن۔ طرز سخن بہر زبان
گوٹ گھونگھٹ کو گران۔ سنجاب آنچل کو گران
جوہر لعل یمن۔ سرخی مہر آسمان
روشنی برق باران۔ تابش برق یمان
چشم آہو کی سیاہی رنگ موے آسمان
ہے شفق کے زخم کا چھایا ہوا در بیگمان
بہر خونریزی کمر بستہ ہوا شکل کمان
ہے مہم سخت مین مجھکو مدد اے مہربان
اُنسے لیتا ہی عوض مجھکو ذرا حیل ہمعنان
کی گذارش مین نخوبی لے چکا ہون امتحان
مار کر تیر فلک پر مجھکو پھینکا تھا یہان
انکی پامردی کے آگے سرکشی ہے رائگان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

شاہِ راون یہ سخن سُن کر ہوا محوِ غضب
خوف سے رعشہ پڑا نخلِ تنِ ماریچ مین
دلمین یہ سوچا کہ جان اِس سے بچانا چاہیے
یہ پھل اندر اُن کا۔ امرت پھل وہ یہ بِس وہ امرت
جان وہ لینگے تو جان آئیگی میری جائین
سوچ کر یہ ساتھ راون کے گیا وہ اُس طرف
جانکی سے رام بولے تم سماؤ آگ مین
اپنا اصلی نور سیتا جی نے سونپا آگ کو
گو سری لچھمن جی تھے واقفِ راز و نیاز
الغرض پہنچے جو وہ بدخو قریب رامچندر
دشمنی کی آنکھ سے دیکھا جو وہ اُنکی طرف
اپنے ساتھی سے کہا اب کس لیے تاخیر ہے
اُٹھکے شوقِ صید مین جاوین سری رام و لکھن
بنگیا ماریچ آہو جادو و نیرنگ سے
دوڑنے مین دھوپ اُڑنے مین رُخِ عاشق کا رنگ
جانکی جی کی نظر اُٹھی جو صحرا کی طرف
رام سے بولین کہ یہ آہو پکڑ لا دو مجھے
رام بولے۔ کیا تمھین اسکی اسیری سے غرض
ہو ہرن۔ یا ہو چھلاوا۔ سحر ہو۔ نیرنگ ہو

دین زبانِ خنجرِ بُرّان سے اُسکو دھمکیان
روح و دل سہمے۔ کلیجا کانپ اُٹھا تھرّائی جان
رام کو تحفہ مین دینا چاہیے عمرِ روان
دوت یہ جمراج کا۔ وہ بشن جان بخشِ جہان
پاپ کٹ جائینگے مارین گے جو وہ تیرِ روان
یان گئے لچھمن تلاشِ گُل مین سوے بُوستان
آستین جسمین چڑھاؤن بہرِ قتلِ سرکشان
صرف مایا رہ گئی رگھناتھ جی کے ہمعنان
لیکن اُن پر بھی ہوا ظاہر نہ وہ رازِ نہان
کھا کے غش راون گرا زائل ہوئی تاب و توان
شیر اُنھین پایا برائے آہوے روحِ روان
کر کوئی تدبیر جس سے شکل مطلب ہو عیان
بھاگ جاؤن جانکی کو لیکے مین سوے مکان
چوکڑی بھر بھر کے دکھلانے لگا اٹھکھیلیان
تھا غزالِ چشم پھرنے مین لچکنے مین کمان
چار آنکھین ہو گئین اُس بدنظر سے ناگہان
جسمین طفلِ دل کے بہلانیکی صورت ہو عیان
دشت مین آباد رہتا ہے گروہِ سرکشان
کیا کسی کو علم کسکی فتنہ سازی ہو یہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

جانکی جی نے جو پھر ہٹ کی تو اُٹھے ناچند | تیر کیا آہو پہ مجبوری سے تیرِ جانستان
خاک پر گر کر ہوا جولانِ غزال فتنہ جو | رام نے فوراک اور مارا ناوکِ آتش فشان
جب نشانہ پھر گیا خالی۔ تو مارا تیر اور | جس سے زخمی ہو کے آہو گر پڑا نالہ کنان
رام کی آواز سے چلایا وقت جان کنی | آؤ لچھمن۔ خبر لو۔ جان ہوتی ہے روان
جانکی لچھمن سے بولین سنکے یہ آوازِ درد | جاکے دیکھو حال کیا ہے۔ کون ہے محوِ فغان
رام کی غمگین صدا معلوم ہوتی ہے مجھے | آفتِ تازہ نہ آئی ہو۔ نصیبِ دشمنان
عرض کی لچھمن نے بھائی کو ذرا کھٹکا نہین | پہنچتا ہے درد کے مارے غزالِ نیمجان
جانکی بولین۔ کرو حیلہ نہ ہٹ کا ہیمرد | جاؤ دیکھو۔ کیا الم ہے۔ کیا ہوا ایذا نہان
اُٹھکے مجبوری سے جنگل کو چلے لچھمن جبھی | خط اک دور خاک پر کھینچا پئے امن و امان
جانکی کو نقش مین بٹھلا کے یہ تاکید کی | رہیے مستحکم کہ ہے اس دائرے کے درمیان
اس طرح سمجھا بجھا کر وہ اُدھر رخصت ہوئے | نکلے راون برہمن بھیسِ سیتا آیا وہان
عرض کی۔ ہون شستہ فاقہ کشی سے جان بلب | ہو جو کچھ موجود۔ بخشش لے چارہ سازِ بیکسان
جب سری سیتا مہارانی ثمر دینے لگین | برہمچاری نے دعائین دیکے یون کھولی زبان
دائرے کے آکے باہر دیجیے مجکو ثمر | جسکے پھل سے آپ بھی پائیے پھل مین شادمان
جونہی سیتا جی نے رکھا نقش کے باہر قدم | گود مین لیکر سو لنکا ہوا راون روان

جٹایو کا قتل

کرگس اک تھا عرش پر یہ شانِ عقابِ آسمان | قالبِ نخل کہن کے واسطے تھا مرغِ جان
جانکی جی قبضۂ راون مین جب آئین نظر | جسمِ دشمن پر پر و نسے اپنے مارین قمچیان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

دیکھکر کرگس کو راون نے فدائے سرکشی
شہپر اپنے ایسے مارے کرگسِ جرّار نے
جاکے سیتا کو تہِ نخلِ کہین پنہان کیا
ہوش مین آکر۔ عدو نے اسقدر برسائے تیر
فتح پاکر کشورِ لنکا کی جانب راہ لی
زیور اپنے کچھ سری سیتا نے پھینکے راہ مین
وان جو رام آہو کو لیکر واپس آئے شام کو
رنج دور از حال ہو بائین پھڑکتی آنکھ ہے
عرض کی لچھمن جتی نے۔ جائے رنج و غم نہین
کاٹکر یون راہ باتو نین۔ جو مسکن پر گئے
اشکبار آنکھین ہوئین لوٹے زمین پہ طفلِ اشک
حال پوچھا جانکی جی کا وحوش و طیر سے
چوکڑی بھولا تھا ہر اک۔ نشہ سبکا تھا ہرن
جب بڑھے آگے تو خون پایا سرِ دامانِ دشت
مثلِ ماہی ایک کرگس مضطرب آیا نظر
کیون پڑا ہی نبے ہین بال و پر پرواز کو
مرغِ بسمل نے کہا۔ میرا جٹایو نام ہے
جب وہ زورِ تیر سے سرنوک لینے کو گئے
مین اڑا لایا یہان بالے شہپر جب انھین

جنگ کو چھوڑے مقابل طائرِ تیرزنان
ہاتھ کے طوطے اڑائے۔ کر کے بے تاب و توان
پر چونچ سے لینے لگا پھر کارِ شمشیر و سنان
کردیا بے جنبش اُس کو صورتِ زاغِ کمان
جانکی کو قید مین رکھا میانِ بوستان
خیلِ میمون دیکھکر پھینکا لباسِ زرفشان
راہ مین لچھمن ملے۔ پوچھا کہ سیتا ہین کہان
سانحہ کوئی نہ دلپر ہو۔ نصیبِ دشمنان
جانکی جی ہین فروکش نقشِ خط کے درمیان
اُس مہِ اُمید کا پایا نہ ہالے مین نشان
ہر طرف دوڑی نظر۔ گھر مین ہر اکسو پتلیان
شاخ سے گل سے ثمر سے نخل سے پوچھا نشان
کیا بیان کرتے ہرن سیتا ہرن کا داستان
پر کہین پائے کہین ترکش۔ کہین تیر و کمان
اُس سے پوچھا کس لیے ہے مائلِ آہ و فغان
خاک پر لوٹن کبوتر کیطرح کیون ہے طپان
راجہ دسرت مجھپہ ہتے تھے ہمیشہ مہربان
آسمانسے برق وش گرنے لگے ہوکر طپان
ہو گئی قائم محبت میرے اُن کے درمیان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

راون آج آیا جو سیتا جی کو لیکر اُس طرف — مجکو طیش آیا لڑا لیکن گرا محوِ فغان
تھی جو مرتے وقت پابوسیٔ قدس کی ہوس — روح تھی قالب مین دم آنکھوں مین تھا ہونٹوں پہ جان
صرف اتنا کہکے جامِ موت گرگس نے پیا — محبسِ قالب سے نکلا طائرِ روحِ روان
اُس ہما خصلت کی کرپا کرم کرکے رامچند — جستجوئے جانکی مین پھر ہوئے گرمِ روان
رہزنی کرنے لگا آکر کبنڈ اک راچھس — رام یون بولے لکھن سے کون ہے یہ بدگمان
منع کردو جاکے دکھلائے نہ زور اپنا مجھے — باز آئے فتنہ سازی سے اگر ہو خوفِ جان
لاکھ سمجھایا بجھایا جاکے لچھمن نے اُسے — شیشۂ جوشِ عدو لیکن رہا آتش فشان
رام نے مارا جو تیر آنکھین ہوئین دشمن کی بند — لیکن اِنسان بن کے یون افشا کیا رازِ نہان
عرض کی گندھرپ تھا مین اپنے اگلے جنم مین — تھا دعائے بد سے بدکردار و بدظن بدگمان
تیر کھا کر بددعا کا آج اثر جاتا رہا — شکر و احسان آپنے بیکنٹھ مین بخشا مکان
حال پنہان کرکے ظاہر وہ گیا سرلوک مین — یان ہوئے رگھناتھ جی سیوری کے گھر مین میہمان
شادمان سیوری ہوئی پھولے خوشی سے ہاتھ پاؤن — دھوئے چرن امرت سے کام و لب و حلق و دہان
کھل گئین آنکھین نگاہِ عجز پر کرمان پھری — آستین کرنے لگی ہر موئے مژگان کی زبان
سر نکالا آنکھ سے پتلی نے درشن کے لیے — لب پہ آئے اشتیاقِ دید مین حرفِ بیان
لاکے میوے عرض کی مقبول ہو یہ برگِ سبز — نذر، ہدیہ، پیشکش، سوغات، تحفہ، ارمغان
رام نے اُسکو پھل انکے بدلے بخشے چار پھل — کردیا فیضِ کرم سے بشن یوگ اُسکا مکان
دیکے خاطر خواہ یونہین میہمانی کا صلہ — رام نے پوچھا جناب جانکی جی کا نشان
عرض کی سیوری نے یان دشت اک پنپا پور ہے — کیا تعجب گر پتا سیتا کا ملجائے وہان

رام و لچھمن پھر رہے محوِ تلاشِ جانکی

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

تیر تھین بھر عدو و نوک مژہ کی برچھیان

سری ہنومان جی کی سری رام چندر سے ملاقات

جب سری رام و لچھمن آگے بڑھے محوِ فغان
دشتِ پنپا پور کو پایا قریبِ بوستان

ہر نہالِ سبز و تر نے سر قدم تعظیم دی
شاخِ نخلِ بار ور نے دین پھلون کی ڈالیان

شاہِ میمونان زدہ آور کوئی سگریو تھا
کوہ سگری پر مقیم۔ صفدر۔ دلاور پہلوان

بال کے ڈر سے چھپا تھا جا کے اُس کہسار پر
تھے ہوا پیر انجنی نندن انیس و مہربان

اُس نے دیکھا رام و لچھمن کو جو محوِ گفتگو
مضطرب حالِ صفدر کا ہوا دل کو گمان

انجنی نندن سے بولا جا کے پوچھو لے حال
کون ہین یہ جستجو مین کس کے آئے ہین یہان

بال کے جاسوس اگر ہون مجھکو دے دینا خبر
جسمین ڈھونڈھون اور جائے امن بہرِ حفظِ جان

برہمن بنکر سری ہنومان نے پوچھا رام سے
آپکا کیا نام ہے۔ کون آپ ہین۔ گھر ہے کہان

کھل گئی چشمِ حقیقت روئے اقدس دیکھکر
دیوتا کہنے کو لگا اپنا سمجھتی ہے زبان

دیتے ہین چھپا تکو چرنامرت چھالے پھوٹکر
آپکو کس بھاگ کی قسمت بلا لائی یہان

کیا لیے چوری سے سکھا سر لیے چارون تپ بدیکر
کیا ہوئی پھر گوش زد بھلاوی کی آہ و فغان

کیا اذیت از سر نو کی دی پر گراہ نے
کیا ضرورت پھر ہوئی لینے کو بل کا امتحان

کیا سمر پا سے پھر چھیننا ہے کامدھین
شیو نے کیا نیچ ہو کے بھسماسر سے پھر چاہی امان

رام بولے راجہ دسرت جی کے ہم فرزند ہین
رام و لچھمن نام ہین۔ ملک اودھ مین ہے مکان

کیا بتائین کیون نہین۔ صحرا نوردی ہمکو خار
کیا کہین۔ گونگے کا سپنا ہے ہماری داستان

جانکی جی کھو گئین۔ نکلے جو ہم بن باس کو
دل ہمارا جانتا ہے۔ جو ہے ایذائے نہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

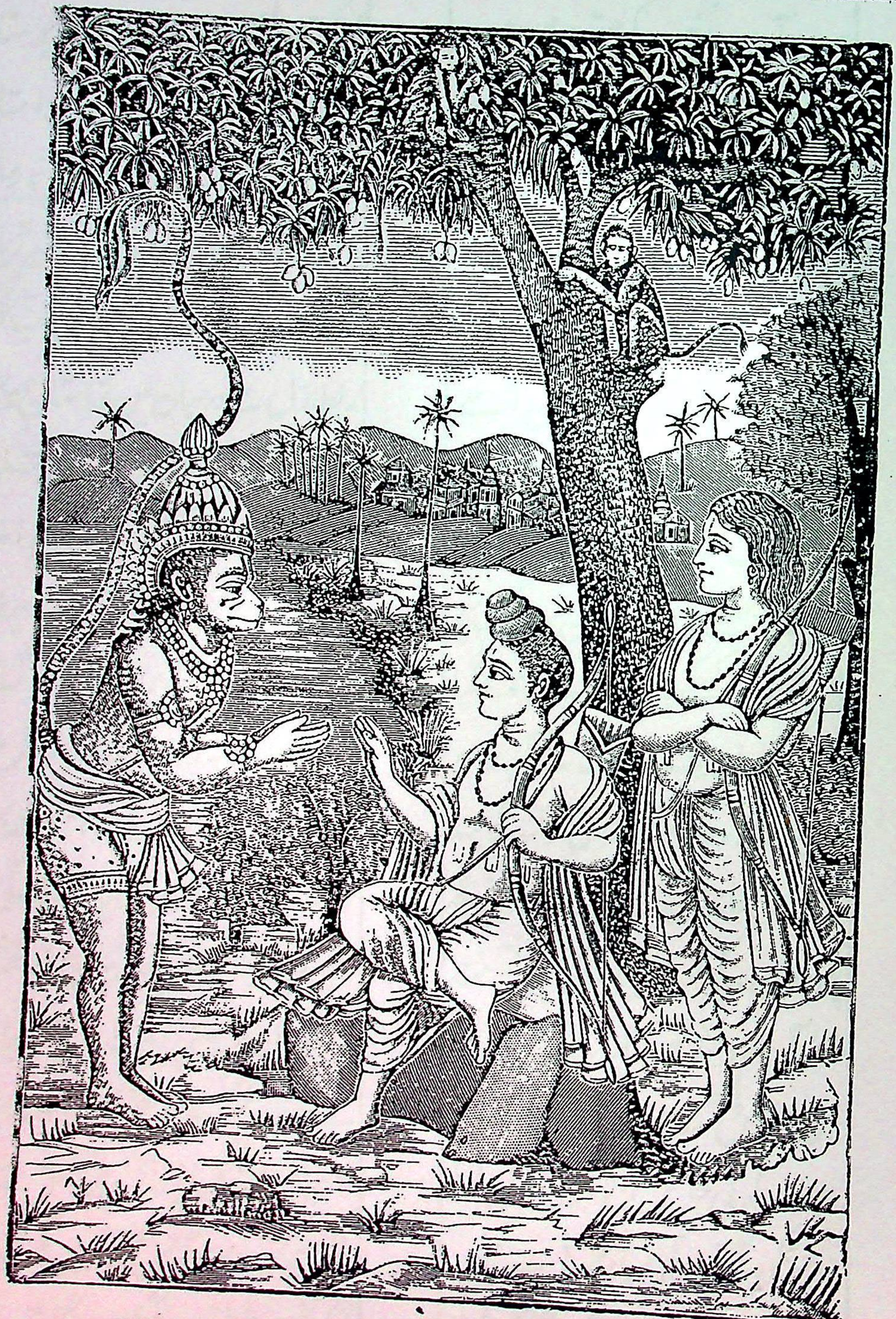

سری رامچندر جی سے ہنومان کی ملاقات

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ہم ہین آوارہ انھین کی جستجو مین رات دن
کو بکو صحرا بصحرا- بوستان در بوستان

انجنی نندن بدل کر شکل قد ہو پھر گئے
بال و سگریو دلاور کی بیان کی داستان

لیکے جب رام و لچھمن کو اپنے مسکن پہ گئے
آگے یون سگریو نے کی سرگذشت اپنی بیان

میرا بھائی بال شاہنشاہ پنپا پور ہے
بال طاقت مین- جوانمردی مین ہے شیرِ ژیان

جنگ مین زور دعا سے جیتتا ہے نصف زور
ہے یہی باعث مقابل اُسکے ہین سب ناتوان

قوتِ بازو وہ مجکو جانتا تھا مین اُسے
ربط ازل سے درمیان مین تھا مثالِ جسم و جان

کوئی راکچھس دوندبی تھا پیر و شیر دل
مردِ میدان قوی بال و جری و پہلوان

دی شکست اُنکو جو امدادِ ظفر سے بال نے
ہوکے پسپا دامنِ کہسار مین پائی امان

بال نے مجھسے کہا جاتے ہین پھر جنگ ہے
پندرہ دن تم ہمارے منتظر رہنا یہان

بال اُودھر یہ کہکے مجھسے کوہ کے اندر گیا
یان مہینا ختم ہونے پر ہوا مجکو گمان

بال کو مارا عدو نے سر بکف نے کرکے زیر
مجکو دکھلائے نہ زورِ ضربتِ گرزِ گران

اس سبب سے روزن کوہ گران کو کرکے بند
اپنے گھر والون سے جاکر کی وہ کیفیت بیان

سُنکے اہلِ خاندان نے سرگذشت رنج و غم
دشتِ پنپا پور کا مجکو بنایا حکمران

کچھ دنون کے بعد بال آیا مکان پر فتح مند
جل گیا دیکھا جو میرے سر پہ تاجِ زرفشان

طائر آرام و عشرت کو کیا بے بال و پر
زوجۂ گلفام چھینی بن کے میرا خصم جان

مین ہوا اس دشت مین روپوش ڈرسے بھاگ کر
ہے مقامِ شکر یان مطلق نہین خوفِ زیان

ہو دعا رکھی جو اس ارادہ مین بال آئے
جسم جل جائے کچھ ایسا کوہ ہو آتش فشان

ہو جو ممکن آپسے کچھ ہو شگافی کیجیے
بال پر ہووے شرارِ آتش کا ہو جسمین گمان

رام بولے بال کو بے دم کرونگا کل ضرور
تمکو تختِ سلطنت دیکر کرون گا شادمان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

عرض کی سگریو نے مین اک دن تھا کوہ پر
اک عروسِ مہ جبین اوجِ ہوا پر تھی رواں

شرمگین نیسان تھا جسکے چشم گوہر بار سے
جسکے رونے کی صدا تھی خندۂ برقِ طپان

مجمع میمون کو محوِ سیر صحرا دیکھکر
اک لباسِ زرفشان پھینکا سرِ کوہِ گران

آج ظاہر ہو گیا سیتا مہا مائی تھین وہ
کھل گیا اوجِ ہوا پر تھین وہی نالہ کنان

خیر اب آپ اپنے دلسے کیجیے حک حرف رنج
ڈھونڈھ لاونگا سری سیتا کو مین ہونگی جہان

رام بولے تم پہ قتل عدو باندھو کمر
تکتفی میری مدد سمجھو برائے حفظ جان

عرض کی سگریو نے گو زور مین کچھ شک نہین
ہے مگر مدِ نظر تیر افگنی کا امتحان

دوندبی راچھس جو بھائی سے ہوا تھا لڑکے زیر
اوفتادہ ہین سرِ کہسار اُس کی استخوان

اُنکو جو شہ زور اُٹھائے بال کو ملرے وہی
ہوا اُسی کے ہاتھ سے حل عقدۂ امن و امان

ہے سوا اسکے برائے امتحان اک اور بات
سات تاڑونکے شجر باہم مسلسل ہین یہان

اُنکا سینہ گر کوئی چھیدے فقط اک تیر سے
رزمگہ مین بال کو بیجان کرے وہ بیگمان

نوکِ ناوک سے شجر تاڑونکے چھیدے رام نے
صرصرِ زور آوری نے خس بنا دین استخوان

قوتِ بازو دکھائی بال کو سگریو نے
ہو کے شل لیکن سری رگھبر کے پاس آیا وہان

عرض کی خوب آپنے میری مدد کی وقت جنگ
واہ صاحب واہ دی خوب آپنے امن و امان

رام بولے شکل پہچانی نہ تیری آنکھ نے
اس سبب سے سر کیا مین نے نہ تیرِ جانستان

پھول کا مالا پہنکر وہ نشانی کے لیے
مائلِ کشتی ہوا مستِ مے تاب و توان

زیر جب دیکھا سری رگھبیر نے سگریو کو
بال کو فوراً آگیا زخمیِ تیرِ جانستان

دیدۂ زخم جگر سے رو دیا بال اشک خون
کر دیا گل باد ناوک نے چراغِ روح و جان

مرگِ شوہر کے الم سے مضطرب تارا ہوئی
بالکے مرنیکی ایذا سے ہوا انگد طپان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

دی تسلی سب کو سمجھایا بجھایا رام نے — دامنِ تسکین سے پوچھے اشک اہلِ خاندان
دشت کی فرمانروائی کی عطا سگریو کو — بیاہ تارا سے کیا حسبِ رواجِ خاندان
رام ولچھمن کی جو انگد نے اطاعت کی قبول — ہو گیا عہدہ ولی عہدی کا پاکر شادمان
جستجوئے جانکی کے واسطے لیکر قسم — رام ولچھمن جی رہے جاکر سرِ کوہِ گران
دیکھتے تھے موسمِ بارش مین سیر برق آہ — ابر دیدہ سے رہا برسات بھر دریا روان
انکی رقت دیکھکر پھٹتا تھا سینہ ابر کا — اُن کو مضطر دیکھکر کہتی تھی بجلی الامان

جانکی جی کی سراغیابی اور لنکامین آتشفشانی

جب ہوا سگریو زینت بخش تخت خاندان — جانکی کی جستجو مین کی روان فوجِ گران
خیلِ میمون نے تلاش جانکی ہر سمت کی — خوب کی پیمائش فرشِ زمین و آسمان
تھک گئے لیکن نہ شکلِ مُدّعا آئی نظر — شل ہوے لیکن نہ پایا جانکی جی کا نشان
آخرش آکر کہا محوِ ندامت رام سے — ہو گئی قسمت سے اپنی جانفشانی رائگان
ہر طرف ڈھونڈھا ہر اک گوشہ کو دیکھا کہین — یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ سیتا ہین کہان
رام جی افسردہ خاطر مضطرب غمگین ہوے — انجنی سُت سے کہا۔ اب تم ہو منزل پر روان
دی نشانی کو انگوٹھی اپنے دستِ پاک کی — ہاتھ مین اسپِ علاے پُراثر کی دی عنان
انجنی نندن کمر بستہ ہوے بہر سفر — جامونت انگد ہوے راہ الم مین ہمعنان
کو بکو صحرا بصحرا کی تلاش جانکی — چارسو پھر کر ہوے واردِ لبِ بحرِ روان
تھا وہان سنتاپ کرگس اُوفتادہ خاک پر — جان بلب بیتاب غمگین مضمحل مضطر طپان
اُسنے جب دیکھا انھین۔ بولا بہت بھوکا تھا مین — آج تکو صورتِ لقمہ کرونگا نوش جان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سري جانکي جي سے هنومان کي ملاقات

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سُنکے یہ تقریر۔ اُڑے صحرا نوردو سنکے ہواس
عرض کی رام و لکھن نے دل فگار و خستہ تھے
جنگ کی کرگس جٹایو نے۔ مگر بیدل ہوا
مجھسے اب لیکر گیا ہے رہزنی سے در گذر
جب سُنی سنپات کرگس نے جٹایو کی خبر
یون کہا۔ تھا قوتِ بازو مرا وہ پشت پر
گر پڑا وہ شعلہ آسا تیزیِ خورشید سے
جل گئے پر۔ طاقتِ پرواز زائل ہو گئی
ایک رکھشے نے دیئے عایا کر مجھے بال و پر
شکر ہے آج آپنے درشن دیے۔ احسان کیا
جانکی کا حال سُنیئے۔ ملکِ لنکا مین ہین وہ
دُور گو ہین مجھسے لیکن ہین نظر کے سامنے
جسکو طاقت ہو سمندر پار۔ جا کر دیکھ لے
انجنی نندن سوارِ کشتیِ ہمت ہوئے
تھا میانِ بحر اک رکھشس عدوئے جن و انس
جسکا سایہ دیکھتا تھا۔ کھینچ لیتا تھا اُسے
انجنی نندن نے اُس بے خانمان کی جان لی
اُس جگہ سے کشورِ لنکا کی سیر آئی نظر
جب عنانِ عزم اُٹھائی ملک لنکا کی طرف

رہ گیا دِلکر۔ سمٹ کر آشیان مین مرغ جان
لے گیا سیتا مہارانی کو کوئی ناگہان
رام نے دی آگ اُسے۔ پران ہوا جب مرغ جان
ہمکو جانے دیکے ڈھونڈھین جانکی جی کا نشان
رو کے اپنی نوجوانی کی روایت کی بیان
ایک دن پران ہوئے سوئے فلک جب تھے جوان
لیگئی جرأت مری مجھکو قریب آسمان
بازو ہوئے ہمت ہوئے شل۔ گر پڑا ہو کر طپان
پہنچے تھکے جب رام کے قاصد یہان
آگئی قبضے مین تیغِ طاقت و تاب و توان
سہ رہی ہین ظلم ظالم کے میانِ بوستان
اُنکا شہبازِ نظر میرے لیے ہے مرغ جان
لائے مطلب کی خبر پاے سیاہی کا نشان
موج وش کرنے لگے طے منزلِ بحرِ روان
کوہ پیکر۔ قد و قامت مین نظر آسمان
جون سے کردیتا تھا گلگون چادر آب روان
پار اُتر کر پار سے پہونچے سرِ کوہِ گران
تھے طلائی سقف و در سونے سے پیلا تھا مکان
آئی سُرسا اژدرون کی مان برلے امتحان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ڈانٹ کر بولی۔ کدھر جاتا ہے بیخوف و خطر
بس نہ اب آگے قدم رکھ۔ مین تجھے کھا جاؤنگی
انجنی سُت نے کہا رگھناتھ کا قاصد ہون مین
رُوکتی کیون ہے مجھے۔ جانے دے۔ لانے دے خبر
لاکھ سمجھایا۔ مگر مانا نہ اُس بدذات نے
چار جوجن کا بنایا اُسنے جب اپنا دہن
اور بھی عرض دہن کو جب طوالت اُسنے دی
کان کا پردہ اُلٹ کر مُنھ دکھایا سامنے
لنکنی اک دیونی تاریک منظر بدسرشت
اُسنے جب روکا۔ ڈرایا۔ دھمکیان دین۔ نیچ کیا
جانکی کی جستجو پر پھر جو آمادہ ہوے
انجنی نندن وفورِ شوق سے پھرنے لگے
جستجو ہی مین تھے یہ۔ ناگہ سحر خندان ہوئی
آرتی ایشر کی کر کے دی سری سورج کو دھوپ
پانی سورج کو دیا گل نے بنا کر اوس مین
تھا جو بھائی شاہِ راون کا بھبھیکن رام بھگت
انجنی نندن کو دھیان آیا یہان ایسا ہے کون
یون کہا آہستہ۔ آ اے رام کے طالب ادھر
زیر بام آکر بھبھیکن نے کہا کون آپ ہین
آکے میرے سامنے کر جوہرِ طاقت عیان
ہون وفورِ اشتیاق سے دلفگار و نیم جان
جانکی جی کی خبر لینے کو آیا ہون یہان
وائیں آکر دونگا اپنے بانکپن کا امتحان
سحر دکھلانے لگی مانند چشم مہوشان
سر پہ رکھی انجنی سُت نے کلاہِ آسمان
گھس گئے مُنھ مین سری کرم پلی مثلِ زبان
جانبِ سر سُر کیا اُس کو رباطن کو روان
کشورِ لنکا کی تھی دربان نگہبان۔ پاسبان
انجنی سُت نے طپانچہ مار کر لی اُسکی جان
آگ سورج کی ہوئی گل۔ شام کا چھایا دھوان
دربدر۔ خانہ بخانہ۔ بوستان در بوستان
ہر بھجن گانے لگی منقار مرغِ نغمہ خوان
دھیان مین بھگوان کے گوشے مین بیٹھے چند ماہ ان
پوتھیان پڑھنے لگے برگِ نہالِ بوستان
رام سیتاپت کا نام اُسنے کیا وردِ زبان
نام جو رگھناتھ جی کا لیکے ہے عذب البیان
مجکو دیگر دولتِ دیدار کر دے شادمان
نام کیا ہے۔ کام کیا ہے۔ آپکا گھر ہے کہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

انجنی سُت نے کہا۔ بکرم ہمارا نام ہے
جانکی کی جستجو ہمکو بلا لائی یہان

دیدو گر بھگت تجھکو ہر سری رگھناتھ کی
دے نشان۔ سیتا مہامائی فروکش ہین کہان

کی بھبھیکن نے گذارش جانکی ہین باغ مین
جسجگہ ہین سیکڑون دربان۔ ہزارون پاسبان

پار پایا مین آپ سیتا تک۔ خیال خام ہے
وہ چمن وہ ہے نہین جسمین کبھی دخلِ خزان

انجنی نندن نے فرمایا ہمین کچھ ڈر نہین
یان فقط ہر نام کافی ہے برائے حفظِ جان

آکھلے یہ گلزار مین داخل ہوے شبنم کی طرح
ہوگئے مانند بو پیراہنِ گل مین نہان

خسرو لنکا اسی عرصہ مین آیا اُس جگہ
ساتھ تھین معشوقہ نازک بدن غنچہ دہان

جانکی جی سے لجاجت کرکے یون کی گفتگو
اب تو ہو شاخ نہالِ الفتِ دل گلفشان

یاد بھولو رام کی مجھپر کرو لطف و کرم
ہاتھ سے اب نکلی جاتی ہے تحمل کی عنان

جانکی جی نے کہا خاموش رہ خاموش رہ
اسقدر ترک ادب۔ یہ بد دماغی الامان

ڈر ارے ظالم سری رگھناتھ سے کچھ خوف کر
جان لے اور ننگ یہ ہوگا۔ نہ تاجِ زرفشان

آگ یہ سُنتے ہی راون کے بدن مین لگ گئی
جانکی جی کو زبانِ تیغ سے دین دھمکیان

عرض کی مندودری نے کیا خیال خام ہے
حلق عورت پر کہین چلتی ہے تیغ خونفشان

سُنکے یہ تقریر راون۔ اُلٹے پانون پھر گیا
دل دُکھانے کو کیے تھین مقرر پاسبان

غیظ سے بولا مہینہ بھر کی مہلت اور ہے
مان جائین۔ قتل کر ڈالونگا ورنہ بعد ازان

جانکی جی مائلِ درد و تعب ہونے لگین
دشمنو نکے ظلم سے رہنے لگی لب پر فغان

لب چباتی تھین سمجھکر اُنکو ہیرے کی کنی
اشک پیتی تھین سمجھکر آبِ شمشیر روان

دلکو جب پتھر بناتی تھین۔ نکلتے تھے شرر
جب بھڑکتی تھی جگر مین آگ اُٹھتا تھا دھوان

تر جٹا تھی ایک راون کی کنیز خوش سیر
صاف باطن پاک طینت نیک منظر نکتہ دان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

عرض کی سیتا نے اُسنے خواب دیکھا کل عجیب
ٹہنیان پھونکین۔ لگادی قلعۂ زرین مین آگ
پھول اثمار و شگوفے نکا ہو گئین اثمار و شگوفے ٹوٹ کے
رام نے راون کو مارا تیرِ آتشبار سے
تم نہ گھبراؤ۔ عیان ہو جائیگی تعبیرِ خواب
اتنے مین بکرم نے پھینکی رام کی انگشتری
جانکی حیران ہو گئین انگشتری کو دیکھکر
دھیان تھا انگشتری رام لایا کون شخص
بکرم آئے سامنے سیتا کو پاکر فکرمند
جانکی بولین خفا شاید مری رگھناتھ ہین
سچ بتانا یاد آتی ہے کبھی میری اُنھین
عرض کی بکرم نے تمسے بڑھکے غم ہے رام کو
جب خبر پہنچاؤنگا۔ آئینگے لینے کے لیے
جانکی بائی نے پھر پوچھا کہ فوجِ رام مین
انجنی نندن نے قد اپنا بڑھایا اسقدر
کی گذارش۔ فوج مین ہر ایک اہلِ زور ہے
پھر کہا دلکو ہے فرطِ اشتہا سے بیکلی
جانکی جی نے کہا مشکل ہے گلشن مین گذر
انجنی سُت نے کہا اسکا مجھے کھٹکا نہین

آگے اِک میمون نے لنکا کا اُجاڑا بوستان
تھے قریب سروِ آتشبار سرو بوستان
تھے نہال بوستان مثلِ چنار آتش فشان
تاج بخشی کی بھبھکین کو بنایا حکمران
دور ہوگی جان کئی۔ مٹ جائیگا دردِ نہان
جانکی جی کی جدائی کا کیا قصہ بیان
دل کو اندیشہ ہوا پیدا ہوئے وہم و گمان
کس مین ایسا زور ہے کون ایسا پہلوان
کی بیان صحرا نوردانِ الم کی داستان
ہے یہی باعث خبر اب تک نہ لی آکر یہان
چشم تر ہوتی ہے۔ رہتی ہے کبھی لب پر فغان
اشکباری سے ڈبو دیتے ہین سقفِ آسمان
مار کر راون کو بخشین گے تمھین نقدِ امان
تم سے بڑھکر زور ور ہین۔ یا تمھین سے پہلوان
طول مین کم تھی شعاعِ آفتابِ آسمان
مُور کے مانند ہین ہوں جنکے آگے ناتوان
گر اجازت ہو۔ تو پھل کھاؤن میانِ بوستان
وان حفاظت کو مقرر ہین ہزارون پہلوان
ہر قوی تر نام رکھبر۔ گر قوی ہین پاسبان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کھنکے یہ داخل ہوئے اُس گلشنِ سرسبز مین
پائمالی کا دیا غم مشغلِ سبزۂ باغ کو
جو بچے زندہ گئے راون کے آگے چشم تر
تھا اچھے راون کا فرزند اہلِ طاقت اہلِ زور
حکمت و تدبیر سے بکرم بلی کو قید کر
لے کے اِک فوجِ گران پہونچا اچھے گلزار مین
کاہ کی صورت پون سُت نے اُکھاڑا اک درخت
وہ شجر برہما کی شکتی تھا برائے اہلِ زور
شمبھو کا ترسول تھا۔ بجر اندر کا۔ ارجن کا بان
تھا سری نرسنگھ کا ناخن۔ سری بکرم کا گرز
نیشِ عقرب یا دمِ اژدر تھا یا دندانِ مار
میگھناد اپنے پسر کو بھیجدیا راون نے حکم
تھا وہ راچھس بیلتن پہونچا پے جنگ و جدل
صورتِ تقدیر لڑتے تھے سری بکرم بلی
ہار کر ہمت مخالف نے نکالی برہمہ پھانس
انجنی نندن نے سوچا مین نے گر توڑی کمند
سو چکر یہ دیدہ و دانستہ پھندے مین پھنسے
لائے راچھس جب سرِ محفل سری بجرنگ کو
کی بھبھیکن نے گذارش بارہا برہی تیغ فتح

نخل اُکھاڑے پھول توڑے مار ڈالے باغبان
کھائے چُن چُن کر ثمر ٹپکے جھٹکے پہلوان
پائمالیِ گلستان کی حکایت کی بیان
اُس سے راون نے کہا جا تو میانِ بستان
چشم گلشن کو دکھا آئینہ امن و امان
انجنی نندن پہ مارے ناوکِ آتش فشان
فوج کو مارا۔ کچل ڈالین اچھے کی استخوان
تھا پرسدھری کا پرسا۔ رام کا تیرِ روان
بشن جی کا چکرہ۔ کالی جی کی تیغ خون فشان
آتش سوزان۔ بلائے آسمان۔ برق طپان
غیرت خرطوم فیل و پنجۂ شیر ژیان
جا کے بکرم کو کرے پابند زنجیرِ گران
کی سری بکرم بلی پر۔ بارشِ تیر روان
پیس ڈالین پہلوانانِ جری کی استخوان
گردنِ بکرم مین ڈالی صورتِ طوقِ گران
قول برہما کا اثر جاتا رہے گا بیگمان
پانو سے لپٹی رگِ پا بنکے زنجیر گران
دینے کو تعظیم اُٹھی راونکی شمشیر روان
پیش قاصد سلف مین کیا دم چلا کے جو زبان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

خیمۂ زرین فرش ہین سری سیتارمن
سنگِ پارس سے سوا ہے جنکا سنگِ آستان

فوج کی آنکھون مین پائی ہے ببھیکھن نے جگہ
ہر سپہ سالار کے دل مین سما ہے میہمان

ہاتھ آئی ملکِ لنکا کی حکومت رام سے
قدر دانی سے ملا ہے خلعتِ اعزاز و شان

سیت بندھ لیلا

یون ببھیکھن سے ہوئے رگھناتھ جی پرسش کنان
کس طرح لشکر کرے طے منزلِ بحرِ روان

کی ببھیکھن نے گذارش۔ گر سمندر راہ دے
پار اُتر کر ملکِ لنکا پر چڑھے فوجِ گران

رام فرشِ کاہ پر بیٹھے لبِ دریاے شور
کی برابر تین دن اپنی مرادِ دل بیان

نقش بر آب التجاے آرزوے دل ہوئی
چپ لبِ ساحل رہے خاموش ہو جونکی زبان

دیکھکر یہ کج ادائی خشمگین رگھبیر ہوے
بحرِ آب تیر کو پل بن گئی شاخِ کمان

خوف سے زہرِ حبابِ بحر کا پانی ہوا
یون ہوا گویا برہمن بنکے بحر نے زبان

نیل و نل کی دستکاری سے جو ہو طیار پل
ناپ ڈالے دم مین لشکر چادرِ آبِ روان

قدرتِ فضالِ عالم سے ایسی حاصل ہے انھین
پھول ہو جائے جو ڈالین بحر مین سنگِ گران

پہلوانانِ کوہ پیکر لائے پتھر استقدر
تھا نہ آرائش کو بھی باقی پہاڑونکا نشان

نیل و نل نے ایک پل مین کر دیا طیار پل
دم مین دریا پار اُترا لشکرِ کشورستان

تھے سپہ سالار اٹھارہ پدم اس فوج مین
دشمنونکے خونکے پیاسے مثلِ خنجر خونفشان

خیمۂ زرکار مین ٹھہرے سری رگھکل ونش
جسمین جھالر کے عوض ٹانکی گئی تھی کہکشان

آنکھ تھا خیمہ تھا جسمین تھے پڑے پلک کے
رام و لچھمن مردمک تا زنظر تھی دوریان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

حکم راون نے دیا سب اسقدر رانین لیے
خون بہتون کے دیدۂ تر سے مغز اُگلدے استخوان

دستِ بدبخت جب اُٹھایا مجمع شہ زور نے
انجنی نندن نے لی سر پر بلائے آسمان

میل تیور پر نہ آیا۔ بل نہ پیشانی پہ تھے
تھی فقط ہی جرأت۔ وہی ہمت وہی تاب و توان

کر چکے جب دست پاسب شل دیا راون نے حکم
دُم جلا دو اسکی مثلِ رشتۂ شمع مکان

اسقدر پہنچی ہوئی بکرم بلی کی دُم مین صرف
تھا لحافِ چشم مین باقی نہ روئی کا نشان

پارچے کی قسم مین باقی یہ دو چیزین رہین
چاندنی ماہ فلک کی۔ چادرِ آبِ روان

جب لگائی آگ دم مین تیل صرف اتنا ہوا
پھر ہوے روشن نہ بجھ بجھکر چراغِ خاندان

آتشِ دُم سے ہوے بیدم ہزارون مرد و زن
جل گئے قصر بھبھیکن کے سوا لاکھون مکان

آتشِ دُم کی سمندر مین سری بکرم نے گل
جانکی کے پاس آکر کی وہ کیفیت بیان

جانکی جی نے دیا چوڑامن اپنا کھول کر
انجنی نندن ہوے رخصت۔ پھر آئے سوئے مکان

جاموںت انگد کو لیکر رام کے درشن کیے
دے کے چوڑامن بتایا جانکی جی کا نشان

رام بولے کیون کہو۔ بکرم بلی کیا بات ہے
فرد اپنی پایدری مین ہو زیرِ آسمان

بھبھیکن کی لنکا سے جلا وطنی

جب سُنا بکرم سے گھبر نے سیا جی کا نشان
حکم فرمایا کہ تیاری فوجِ گران

فوجِ میمونکو مسلح کر دیا سگریو نے
ہو گئے لیس افسرانِ لشکرِ لشکرستان

فوج لے کر جا رام لنکا ہوے دسرت کشور
کوہ و صحرا کر کے طے پہنچے لبِ بحرِ روان

غل مچا لنکا مین سیتاجیون آئے لیکے فوج
خوف سے لرزے سپہ سالار۔ کانپے پہلوان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

شاہِ راون سے بھبھیکن نے کہا کچھ ہوش ہے — رام لچھمن لیکے آپہونچے اک انبوہِ گران
عاقبت بینی سے کام اسوقت کرنا چاہیے — سوچ لینا چاہیے کس طرح سود و زیان
پھیجدا سیتا کا لازم ہے مری دانست مین — جوش خونریزی۔ حماقت سرکشی ہے رائگان
فائدہ کیا مول لین بیٹھے بٹھائے دردِ سر — عاجزی سے پیش آنا چاہیے بشکلِ کمان
سنکے یہ تقریر وہ بدکیش بولا غیظ سے — پھر جو بات ایسی نکالی منہہ سے کاٹونگا زبان
تو نہین واقف کہ مین کسدرجہ اہلِ زور ہون — سلب ہوتی ہے مری ہیبت سے روحِ آسمان
اگنی جل۔ پرتھی پون چارون مطیعِ حکم ہین — زیرِ فرمان ہین چھپن جم و اندر سورج چندرمان
میرے سر دس۔ چار سر برہما کے شو کے پانچ سر — فرق جب یہ ہے تو پھر ہمسر بشر میرا کہان
یہ زوالِ عقل۔ یہ کم ہمتی۔ یہ بزدلی — یہ خیالات ایسے ایسے نسلِ انسان سے گمان
کی بھبھیکن نے گذارش ہین کہان اسوقت ہوش — عقل کھو بیٹھے کہان۔ فہم و فراست ہے کہان
ہے فروغِ مہرِ طالع چار دن کی چاندنی — نقش بر آب اپ سمجھین جوہرِ تیغِ روان
مجھکو ڈر ہے خوابِ غفلت سے نہ سو جائے نصیب — خوف ہے مسمار ہو جائے نہ سونیکا مکان
شاہِ لنکا نے کہا خاموش رہ خاموش رہ — دور ہو ہٹ سامنے سے روک لے بدخو زبان
کہکے یہ ماری تنِ نازک پہ لات اک زور سے — ملکِ لنکا سے نکالا۔ غم دیا چھینا مکان
رام کے درشن کیے اُس خانمان برباد نے — کی جبین سائی سے حاصل دولتِ امن و امان
قشقۂ پُر نور پیشانی پہ کھینچا رام نے — ہاتھ مین دی راہوارِ حکمرانی کی عنان
مُخبرِ لنکا جو شک سارن مہمان تھے اُسجگہ — اُنکو لشکر نے کیا پابندِ زنجیرِ گران
جب ہٹے اچھی طرح رسوا تب آزادی ملی — ملکِ لنکا مین شہِ راون کے پاس آئے دوان
عرض کی ایسا جری لشکر کوئی دیکھا نہین — جسکا ہر اک ادنے سپاہی بل مین ہے پیلِ دمان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

انگد کی لنکا مین ثابت قدمی

جب سُنا راون نے آئی رام کی فوج گران
خنجرِ جرُأت کو دکھلایا رُخِ سنگِ فسان

حکم لشکر کو دیا تیار ہو بہرِ جنگ ہو
خون کا دریا کرے میدان ہیجا مین روان

چُست سرداران جنگی۔ بر قدم افسر ہوے
بہرِ خونریزی بنی فوجِ مژہ فوجِ گران

یہ خبر سُن کر ہوا رگھناتھ جی کو یہ خیال
فائدہ کیا مفت بیجان ہون ہزارون پہلوان

بھیجنا اپنی طرف سے چاہیے پیغام صُلح
کیا تعجب ہم بغل ہو شاہدِ امن و امان

مشورہ کر کے پیامِ صُلح لکھا رام نے
خط کو لیکر جانب لنکا ہوے انگد روان

راستے مین ابنِ راون کو کیا ٹھوکر سے قتل
جا کے راونکو دیا محفل مین خطِ زرفشان

حاکمِ لنکا نے پڑھکر غور سے مضمونِ پند
جنگ نامہ لکھ کے پھینکا پیشِ پیکِ نکتہ دان

یون کہا انگد سے تجھکو رام کا کچھ ڈر نہین
نخوت ایسی یہ غُرور و خود نمائی۔ الامان

کام لے انجام بینی سے ذرا آ ہوش مین
رام دم بھر مین مٹا دینگے ترا نام و نشان

کر کے آنکھین لال پیلی غیظ سے بولا عدو
دور ہو۔ لب بند کر۔ خاموش اے بے خانمان

وشت بہاؤنکے کہنے پر چلا۔ کی قاصدی
آ کے چھینٹو نمین ڈبویا نام اہلِ خاندان

کچھ نہین پروا خیالِ انتقامِ بال کی
ڈُوب مر۔ کچھ کھا کے سورہ۔ کیا لڑاتا ہے زبان

رام سے بالفرض طاقت جنگ کرنیکی نہ تھی
کیون نہ مجھسے لی کُمک کے واسطے فوجِ گران

میرے مُنہ پر اسقدر بڑھ بڑھکے باتین مارنا
رام کی ایسی صفت یہ لنترانی۔ الامان

ٹیکے انگد نے زمین پر اپنے ہاتھ اس زور سے
تلج راون کا گرا۔ تھرائی روحِ آسمان

یون کہا گھر جسطرح سُر پُر مین پایا بال نے
تو بھی اکدن پائے گا شہرِ خموشا نمین مکان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

دُون کی لیتا ہی مجھسے آج - کیا بھولا وہ دن ۔ بال کے زیر بغل رہتا تھا سر گرم فغان
یاد ہی کچھ کسکے سر پر روز جلتے تھے چراغ ۔ کون ایوان ہمسر آباو کا تھا شمعدان
کہکے یہ دابا قدم سے اپنے دامانِ زمین ۔ کشورِ لنکا مین گاڑا اپنی لنکا کا نشان
شرط کی اپنی جگہ سے گر ذرا اُٹھے قدم ۔ رام کا ناوک نہ ہرگز ہو ہم آغوش کمان
لاکھ سر ٹیکا نہ اُٹھا پاؤن اہلِ زور سے ۔ تھا قدم یا ظلم راون کا کہ شیوجی کی کمان
ہو گیا ایسا اٹل شیوجی کی مورت جسطرح ۔ لا تجم اسطرح جیسے بھرگ کے پد کا نشان
کیکئی کی ہٹ جنک کا عہد دسرت کا بچن ۔ رام کا عزمِ سفر راون کا شوقِ امن و آن
جب جوانمردی نہ کام آئی کچھ اِس انبوہ کی ۔ خود چڑھا کر آستین راون جھکا مثل کمان
قاصدِ یا مرد بولا کھینچکر پاے قوی ۔ رام کے ہوتے قدمبوسی مری ہی رائگان
گر قدم لے رام کے حاصل ہو تقدیرِ سروری ۔ سلطنت دائم رہے قائم رہے نام و نشان
کہکے یہ رخصت ہوا آیا حضورِ رامچندر ۔ نامہ راون دیا کی جملہ کیفیت بیان
تیرِ جوشِ برہمی پر پاڑ ھ رکھی رام نے ۔ ہو گیا سینہ سپر خنجر کمر بستہ کمان

میگھناد اور لچھمن جی کی لڑائی

آنکھ ملتا جب اُٹھا سوتے سے مہرِ آسمان ۔ لیگئے میدان مین لچھمن جی اک انبوہِ گران
نیم درشن - کیسری - رکھ راج - باون ساتھ تھے ۔ نیل نل ہمراہ تھے - بکرم بلی تھے ہمعنان
اُسطرف سے میگھناد آیا مُسلّح سر بکف ۔ ضیغم افگن ساتھ تھے لاکھون - ہزارون پہلوان
نیمچے زخمو نکی آنکھون مین جگہ پانے لگے ۔ بارشِ تیر روان کرنے لگی ہر اک کمان
برق دم تھی صورتِ خنجر سپاہ رامچندر ۔ فوجِ میمون تھی مثالِ فوجِ مژگان خونفشان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سیکڑون مارے تپچھاڑے شل کیے۔ بیدم کیے
گھاٹ اُتارے تیغ کے ایک ایک نے لاکھون جوان

کولچ۔ دھومر۔ نیمراج۔ انگد سُکھین۔ سگریو۔ گند
پیستے تھے گُرز سے فوجِ عدو کی استخوان

نیل نل۔ رِکھراج۔ باون۔ انجنی نندن مکند
مارتے تھے گرز۔ بھالے۔ تیر۔ شمشیر روان

ابنِ راون کو کیا سیدھا لکھن کے تیر نے
وقت پر آڑے نہ آئے۔ بانکے ترچھے پہلوان

ترکشون نے آنکھ پھیری۔ دم حبیب السیف نے
تیغ نے کاٹی کنائی۔ دے گئی کاندھا کمان

تیر بغلین جھانکتے تھے۔ ڈھال کا اُترا تھا مُنھ
میان تھی تلوار سے انگشتِ حیرت در دہان

دلمین کٹ کر رہ گئی فرطِ خجالت سے کمند
مارے غیرت کے نہ اُٹھتا تھا سرِ گرزِ گران

پیٹھ دکھلا کر جو بھاگے دشمنِ سینہ سپر
رام کے پاس آئے لچھمن۔ فتح پاکر شادمان

میگھناد اور لچھمن جی کا محاربہ خونریز اور مارا پڑنا جانکی کی سرتراشی

سر بکف جسدم ہوا مہر اُفق سے آسمان
لیگئے میدان مین لچھمن جی اک انبوہِ گران

میگھناد آیا مقابل جنگجو لڑنے لگے
میان سے باہر ہوئے خنجر۔ چلے گرزِ گران

زخم کھا کھا کر عدو کی فوج کام آنے لگی
بحرِ خون ہونے لگا میدانِ ہیجا مین روان

تیغِ میمون نے اڑایا چٹکیون پر تیر کو
ناوک اُنگلی پر نچاتی تھی مخالف کی کمان

جب لکھن ہاتھون مین شمشیرِ ظفر لینے لگے
میگھناد آگے بڑھا مستِ مئے تاب و توان

سحر سازی سے ہوئے واقف سری لچھمن جتی
ناوکِ جادو شکن سے حک کیے حرفِ گمان

خانۂ نیرنگ و افسون کو ملایا خاک مین
دشمنون کے سر پہ نازل کی بلائے آسمان

مُوچا چھینا۔ زبانِ تیر چٹکی سے ملی
تیغ کو بیدم کیا۔ توڑا سرِ گرزِ گران

دامنِ شمشیر وان تھے پردۂ چشمِ عدو
تھے اُدھر موئے مژہ ناوک پئے چشمِ کمان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

منھ نہ یہ اعدا کا تھا آتے جو تلوار و سنکے منھ
دم نہ تھا یہ دم جو لیتے زیر خنجر پہلوان

تیغ سے تھی دامنِ اغیار کی نیچی نگاہ
ناوکون کے سامنے ہوتی نہ تھی چشم کمان

گر یہ اعدا پہ زخمِ خونفشان ہنسنے لگے
بنگئی اشکِ ندامت آبِ سوفار و سنان

پیٹھ ڈھالون نے دکھائی۔ پھر گیا قوسونکا منھ
زنگ سمجھے مورچے کو تیر و تیغ خونِ فشان

الغرض اعدا ہوے پسپا نہ کھائے منھ پہ زخم
رام کے پاس آیا واپس لشکرِ کشورستان

لچھمن جی پر شکتی بان کا وار

جب خمار آلودہ دیکھی چشم مہر آسمان
رام نے بھیجی برائے جنگ فوجِ جانستان

سونپ کر لچھمن جتی کو یون کہا بجرنگ سے
ہر گھڑی رہنا سپر بنکر انھین کے ہمعنان

شاہِ لنکا سے ہوا یون حرف ن دان مسکیناد
آج ہمدوشِ عروسِ فتح آونگا یہان

رونق افروز آپ ہون چلکر عروجِ بام پر
گردنِ اعدا پہ دیکھین پرشِ تیغِ روان

الغرض طرفین کے لشکر سو میدان گئے
تیر برسانے لگے ابرِ کمان سے پہلوان

اپنا رنگ ایسا جمایا لڑکے فوجِ رام نے
سیکڑونکی جان لی۔ بیدم کیئے لاکھون جوان

ایک کو جھٹکا دیا۔ ٹکا جھپٹ کر ایک کو
ایک کو تلوار ماری۔ ایک کو گرزِ گران

ایک کو ٹھوکر سے مارا ایک کا چاٹا لہو
ایک پر خنجر لگایا ایک پر ضربِ سنان

طفلِ اشک آسا ہزارونکو ملایا خاک مین
سیکڑون بسمل کیئے۔ لاکھون کو چھوڑا نیمجان

جان بلب کوئی۔ دم اٹکا تھا کسیکی آنکھ مین
کچھ سسکتے تھے کوئی نالان تھا کوئی تھا طپان

ابنِ راون کو نظر آئے جو آثار شکست
سوے لچھمن اپنا شکتی بان مارا ناگہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

انجنی سُت نے جو مارا اک طمانچہ زور سے
کی مشیت سے خطا جسوقت ششکتی بان سے
یون سری نارد سے برہما جی ہٹے گرم سخن
نارد آئے رزمگہ مین ہر بھجن گانے لگے
پاکے تغافل سب کو پھر مارا عدو نے اپنا تیر
انجنی سُت لائے لچھمن کو حضور رام چندر
مچگیا کہرام - ہر سو - رام چلانے لگے
رام کہتے تھے اُٹھو لچھمن - نہ دو تکلیف ہجر
ساتھ آئے تھے نہ جسمین مجھکو ہو رنج سفر
باپ مان چھوٹے - وطن چھوٹا - سری سیتا چھٹین
تم تو جاتے ہو - کہو سیتا ملین گی کسطرح
تاج بخشی عہد پیمائی کی صورت کون ہے
منھ سمترا کو دکھاؤنگا کہو کس شکل سے
کیا مری صورت سے نفرت ہے جو آنکھین بند ہین
تمپہ مین صدقے - بس اُٹھکر میرے آنسو پوچھ دو
واہ کیا قدرت ہے گج کو جو چھڑا لئے گراہ سے
جو رآتش سے بچائے جان جو پہلاد کی
جو جلائے سات سات آرام جان والدین
وہ لکھن کے واسطے روئے اُسی کی شان ہے

تیرے آباد کی پھر جا کے آغوش کمان
تیز کی راون نے برہما جی پہ شمشیر زبان
وہ کمر و حکمت کر شکتی کی ہو جسمین کسر شان
جنکو بھگتی و جد مین تھے جزو کل پیر و جوان
کھا کے غش لچھمن گرے زائل ہوئی تاب و توان
آئے بسمل کی عیادت کے لیے پیر و جوان
ہر سپہ سالار کی آنکھو سے آنسو تھے روان
وقتِ مشکل اسقدر بے اعتنائی الامان
چھوڑے جاتے ہو مجھے تنہا مصیبت مین کہان
تم جو تھے وہ بھی ہٹے ہو ندر قہر آسمان
جان چھوڑیگا مری کیونکر گرد وہ سرکشان
یاد ہے کچھ مین نے کیا دی ہے سیکین کو زبان
کیا کہینگے مجھکو تنہا دیکھکر اہل جہان
بولنا کیا اب مجھسے چھوڑا بند کیون کی ہے زبان
تھک گئی ہے شدت فریاد سے میری بان
جسکی ناف پاک برہما کو کرے گل سے عیان
خاک پا جسکی سلا کو ہو سفوف حفظ جان
بال کو جو دینے والا ہو حیات جاودان
ورنہ کیسا ذکرِ غم کیسی الم کی داستان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سچ جو پوچھو تھے امرت آنسو وہی بہرِ مریض
کی بھبھیکن نے گذارش ہو سکینا اک طبیب
پوچھکر نام و نشان بکرم بلی راہی ہوئے
دیکھکر نبض اسطرح بولا وہ نباضِ اجل
رات بھر مین گر سجیون مور دوناگر سے آئے
جب گئے بکرم بلی بوٹی کو لانے کے لیے
روبروے کالنیم آیا کہا کچھ فکر کر
اُس ستمگر نے جمایا سحر انگیزی کا رنگ
بنکے شکلِ مُن کتھا پڑھنے لگا بھگوان کی
دامنِ کہسار پر بکرم نے جب رکھا قدم
پیاس کی شدت سے تھے بکرم بلی کے ہونٹھ خشک
ایک مچھلی پاے اقدس کھینچکر پران ہوئی
عرض کی نیرنگ کا ہے کارخانہ دشت مین
سنکے یہ بکرم نے مُفسد کو ملایا خاک مین
دلمین دھیان آیا کہ آج اظہارِ طاقت کیجیے
سوچکر یہ جب ہٹے رونق وہ ملکِ اودھ
شک ہوا پیدا کہ یہ کوئی عدوے رام ہے
اس گمان سے فوراً اک تیرِ پرخس سر کیا
شدتِ ایذا سے لب پر تھی شکایت درد کی

تھی سجیون مور لچھمن کو وہی آہ و فغان
وہ اگر آئے تو جیئیگا ہو مریضِ نیم جان
ملکِ لنکا سے اُٹھا لائے سکینا کا مکان
بسمل مضطر فقط ہے رات بھر کا میہمان
زخم کے آنسو پچھین مٹ جائے ایذائے نہان
اس خبر سے آگہی راون نے پائی ناگہان
انجنی سُت کو نہ جانے دے سرِ کوہِ گران
کوہ کو بخشی ضیائے آفتابِ آسمان
جسکو سُنکر وجد مین تھا فتنہ پردازِ آسمان
فرش کین آنکھین مخالف نے برائے میہمان
جاکے دیکھا چہرۂ آئینۂ بحرِ روان
جانبِ گردون گئی بنکر زنِ غنچہ دہان
چھوٹنے پائے نہ نادانی کے ہاتھوں سے عنان
زلف کے مانند رکھا دوش پر کوہِ گران
لیکے چل کر اودھ مین بھرت جی کا امتحان
بھرت نے دیکھا انھین اوجِ ہوا پر ناگہان
کوہ لیجا کر کہین ڈالے نہ انبوہِ گران
جسکے صدمے سے گرے بکرم بلی نالہ کنان
رام جی کا نام تھا تعویذِ بازوے زبان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

رام کا نامِ مبارک سُنکے پوچھا بھرت نے
کون تم ہو۔ کسجگہ رہتے ہو۔ کیون آئے یہان

حال بکرم نے کہا آغاز سے انجام تک
وجہ کی کوہِ فلک پایہ کے لانیکی بیان

بھرت جی بولے کہ بیٹھو اُٹھکے میرے تیر پر
جسجگہ جانا ہو۔ مین دم بھر مین پہونچادون وہان

جب سری بکرم بلی نے تیر پر رکھا قدم
گو وہ کرنے لگی خالی بھرت جی کی کمان

مانعِ اظہارِ طاقت انجنی نندن ہوے
عرض کی یہ سب بناوٹ تھی برائے امتحان

کہکے یہ لیکے سکینا کو سجیون مور دی
جس سے لچھمن جی نے پائی دولتِ عمرِ روان

خوش ہوے پیر و جوان خُرد و کلان شادان ہوے
رکھکے آئے انجنی سُت دشت مین کوہِ گران

کمبھ کرن کی موت

جب سُنا راون نے جی اُٹھا مریضِ نیم جان
کار پردازانِ شاہی سے ہوا گوہر فشان

عقل آرائی کرو۔ کیونکر ظفر قبضے مین ہو
سُرخرو کس شکل سے ہون تیغِ خون افشان

حرفِ دُن وابستۂ دامانِ دولت یون ہوے
کمبھ کرن کی ذات سے یہ ملک ہے دارالامان

خوابِ شش مہ سے جو وہ جاگے تو جاگ اُٹھے نصیب
طیش کھاتے ہی کرے فوجِ عدو کو نوش جان

سُنکے یہ راون نے مشکل سے کیا بیدار اُسے
جملہ رُوداد ابتدا سے انتہا تک کی بیان

کمبھ کرن بولا حماقت دیدہ و دانستہ کی
جانکی جی سے کیا آباد کیون اپنا مکان

مادرِ گیتی کا گہوارہ کیا خالی عبث
بیوقوفی کی۔ ملا کے خاک مین لاکھون جوان

مُفت مین اپنی بگاڑی بات تونے حیف ہے
عقل دوڑائی نہ کچھ۔ سوچا نہ کچھ سود و زیان

عرض کی راون نے ہان بیشک خطا سرزد ہوئی
لیکن اب ہو جائیگی مُنھ پھیرنے سے کسرِ شان

تجکو میری آبرو اس وقت رکھنا چاہیے
وقتِ مشکل دے مدد رکھ آبروے خاندان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کرکے یہ باتین ہوے دونون شریکِ بزمِ عیش — رات بھر کی نوش دونون نے شرابِ ارغوان
صبح نے ٹانکی کرن جب شملۂ خورشید مین — کمھ کرن میدان مین پہونچا لیکے انبوہِ گران
چشمِ فوجِ رام نے نظر و نین جب تو لا اُسے — اُٹھ گیا فرشِ زمین سے بلّۂ ہفت آسمان
دشتِ خارستان بنا برسا دیے یہ لچھمن نے تیر — ڈوبے اعدا ایسا برسا آبِ تیغِ اصفہان
نیجان لاکھون عدو ہر خرس و میمون نے کیے — ہر سپہ سالار نے مارے ہزارون پہلوان
کمھ کرن کے سر پہ آپہونچی جو خنجر لیکے فتح — سب پہ کی نازل بلائے ضربتِ گرزِ گران
خونِ میمون اپنے ہاتھو نمین ملا مہندی کی طرح — منہ مین جھونکے خرس دانتو نسے چبائین استخوان
سیکڑون ٹھوکر سے مارے شل کیے بید کی طرح — اُنخو نسے لو چا پر زخمی کیئے لاکھون جوان
گرز مارے دوڑ کر جب انگد و سگر یو نے — لیچلا اُنکو بغل مین داب کر سوے مکان
دیکھکر یہ حال چمٹا صورتِ پوشاک نیل — جسنے مثلِ سنگ جسم اُسکا ہوا آتش فشان
آگ جب بھڑکی ہوے آزاد قیدی بغل — ناک پر تلوار پھیری۔ کان پر سیفِ دوان
شاہِ راون نے جو دیکھی آتش افشانی جسم — آگ ہو کر کی نگاہ قہر سوے آسمان
اندر کانپ اُٹھے۔ جو بن سہمے۔ برن تھرا گئے — آبِ باران سے مٹا ئی آتشِ جسمِ جوان
غم ہوا دیکھے عدو نے جب کٹے بینی و گوش — دلمین سوچا۔ جانبری کی آرزو ہے رائگان
سوچکر یہ پھر پڑا اتنا ہوا مانندِ پیل — کھائے کچھ کچھ منہ مین جھونکے کچھ کچل ڈالے جوان
تنگ ہو کر سرفروشون نے مچایا شور و غل — اے مہاراج ادھراج اب دیجیے نقدِ امان
رام آئے کمھ کرن پر سر کیا فی الفور تیر — سر اُڑا لیکن رہا جسمِ فلک پیکر روان
اور اک تیرِ روان مارا سری رگھبیر نے — انجنی نندن نے پھینکا دشت سے جسمِ گران

جو بچے راچھس وہ بھاگے جی چُرا کر جنگ سے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

رامچند آئے مظفر شادکام و شادمان

میگھناد کا قتل

جب سُنی راون نے مرگِ کمبھ کرن کی داستان
برہمی سے خاک پر ٹپکے ہزارون طفلِ اشک
میگھناد آیا گذارش کی ہے ذکرِ غم فضول
لینے جاتا ہون عوض مین کمبھ کرن کا رام سے
کہکے یہ کرنے گیا وان جگ حصولِ فتح کو
انجنی نندن گئے۔ برہم کیا سامانِ جگ
طیش کھا کر میگھناد اُٹھا۔ نہ لایا تابِ ضبط
نامور اُٹرنے لگے۔ تیر و تبر چلنے لگے
جسمِ اعدا مین جگہ پائی سلاحِ جنگ نے
لب لبِ سوفار۔ سر گرزِ گران گیسو کمند
ابنِ راون نے کیے سر ایسے اژدر بار تیر
نخلِ صندل سے تھے نظر مین بار پیچیدہ سے جسم
ابنِ راونکو شہِ خرسان نے پھینکا سوئے قلعہ
اندرجی کے حکم سے آئے گرڑ میدان مین
تھی جو غالب بہیشی تاثیرِ سم سے فوج پر
سب دلاور خوابِ غفلت سے یکایک جاگ اُٹھے

جامۂ صبر و تحمل کی اُڑائین دھجیان
شدتِ دردِ جدائی سے رہا شب بھر طپان
دیجیے دل کو تسلی کیجیے ضبطِ فغان
خونبہا لینے کو ہے تیار شمشیرِ روان
دی بھبھیکن نے خبر اسبات کی سبکو یہان
تیمچان ویران کیے۔ مارے ہزارون پاسبان
بہرِ خونریزی گیا لے کر سپاہ پہلوان
دشمنون کے مارنے کو تن گئے گرزِ گران
تیغِ ابرو بن گئی۔ موئے مژہ تیرِ روان
ہوگیا سینہ سپر آغوشِ ترکش۔ قد کمان
بن گئی پائے سیہ کو سانپ زنجیرِ گران
تھا ہر اک شہ زور پر شیو جی کی مورت کا گمان
تیر سے لاکھون اُجاڑے آشیانِ مرغِ جان
اژدہے کھا کھا کے فوجِ رام کو بخشی امان
چار سو گرنے لگا امرت کی بارش آسمان
مچ گیا شورِ مسرت۔ خوش ہوئے پیر و جوان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ابن اُون خوابِ غفلت سے ہوا بیدار اُدھر
لشکرِ میمون بنایا جادو نیرنگ سے
فوجِ سحر انگیز فوجِ رام سے لڑنے لگی
کاٹتی تھی تیغ یا تو تھیں رہِ گردن کشی
ہدعتِ سمتِ عدو سے جب ہوا لشکر تنگ
سر ہوا دشمن اُڑا سرِ بند آنکھیں ہو گئیں
ہاتھ جب آیا سلوچن کے وہ دستگیر
سر پھنسا پنجے میں نکسکے تو ہوا کیونکر قلم
دل ع اگر میرے لباسِ پارسائی میں نہیں
یون ہوا تحریرِ رقم دستِ عدو سے سر بکف
جنگل پُرخار میں چودہ برس سے ہیں مقیم
زندگی نے ہاتھ اُٹھایا ہیں تن نے اُنکے ظلم سے
حال یہ پڑھکر سلوچن آئی فوجِ رام میں
رام بولے رحم کھا کر اُس کے حالِ زار پر
عرض کی ناروسے پائیگا جو پھر یہ زندگی
نیست نابود ہو جائیں گے نخلِ زندگی
سنکے یہ تقریر سمجھے رازِ پنہاں رامچندر
زخم کی صورت سرِ خونریز خندان ہو گیا
سنکے یہ بولی سلوچن اُس سرِ ناپاک سے

سرکشی کے واسطے آیا سوئے میدان دوان
زور ور پیدا کیے ہم کلۂ شیرِ ژیان
ڈھال تلوار ونسے کاٹی تیر سے شاخِ کمان
ہاتھ اُٹھتے ہی نہ تھے گویا سرِ حلق و میان
سر کیا لچھمن جتی نے ایک تیرِ جانستان
ایک ہاتھ اُڑکر حصارِ زمین پہونچا ناگہان
یون ہوئی پرسانِ حالِ زار سرگرمِ فغان
کس قوی بازو نے توڑا رشتۂ عمرِ روان
مجکو دستاویز لکھدے صورتِ کلکِ روان
ہین جو لچھمن جی معین و دستگیر یکسان
دل نہیں ہے مبتلائے خواہشِ وصلِ بتان
سر مقید ہے میانِ لشکرِ کشورستان
سر طلب کرکے ستی ہونے کی خواہش کی بیان
دل میں ہے دون اسکے شوہر کو حیاتِ جاودان
زنگ آلودہ نہ ہوگا خنجرِ روحِ روان
بوستانِ دہر ہو جائیگا پامالِ خزان
دیکھے سر اس طرح مائل سے ہوئے گوہر فشان
ہو یقین دلکو ترا شوہر بھی ہے بیگمان
پارسا گر ہون تو ہنس دے صورتِ برقِ طپان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

جب نہ سر خندان ہوا یون حرف وہ گل ہوئی
تیری ہمت پست کی تھی گر کسی وقت جنگ
سیس جی ہم بھی ملامت کرتے دشمن جانی کو پست
سنکے یہ تقریر سر ہنسنے لگا مانند گل
جنکا لچھمن نام ہی وہ سیس کے اوتار ہین
الغرض یہ سنکے سر لیکر سر دریا گئی

بیوقوفی کی گنوائی مفت تونے اپنی جان
کیون نہ کی میرے پدر سے آرزوے دل بیان
جانب ملک عدم کرتے روانہ کاروان
یون ہوا انکشاف رمز مخفی و راز نہان
میرا قاتل ہی انھین کا ناوک آتش فشان
جل کے خاکستر ہوئی وہ عورت ابرو کمان

راون کی لڑائی

جب چلے تیر شعاع آفتاب آسمان
افسر لشکر نہنگ تشنہ لب ہم پیکار تھے
اژدہا در کوہ پیکر پلٹن - تیغم شکار
اس طرف سے انگد و سگریو و بجرنگی گئے
چڑھ کے راجا اندر کے رتھ پر گئے رام و لچھمن
اردلی مین پا پیادہ تھی - خواصی مین ظفر
سیکڑون راچھس ہوے کشتہ لچھمن کے تیر سے
تیر اندازی صف آرائی مین مشغول تھے
کاٹتے تھے یون زبان تیغ سے گردنکو حریص
ہاتھ کو کرتے تھے خون آلودہ مہندی کی طرح
سر کٹا کر کاٹتی تھی - فوج دشمن راہ زیست

راون شہ زور نے تیار کی فوج گران
تھا پلنگ بیشہ زور آزمائی ہر جوان
سر بکف صف در - قوی بازو دلاور پہلوان
نیل نل باون رکھب بھیجے لیے گرز گران
پیش و پس تھے جان نثاران قوی ہیکل دوان
ہمت و جرأت جلو مین - فتح و نصرت ہمعنان
رام نے مارے ہزارون - مرد میدان پہلوان
جو ہمیشہ مردانگی کرتے تھے زور آور عیان
بات جیسے کاٹ دیتی ہی مخاطب کی زبان
سرخ کر دیتے تھے یون ہونٹونکو جیسے رنگ پان
وقت بد کاٹے نہ کٹتا تھا - یہ تھا درد نہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

جب نہ سرخندان ہوا یون حرف وہ گل ہوئی — بیوقوفی کی گنوائی مفت تونے اپنی جان
تیری ہمت پست کی تھی گر کسی نے وقت جنگ — کیون نہ کی میرے پدر سے آرزوے دل بیان
سیس جی ہم بھر ملین کرتے دشمن جانی کو پست — جانب ملک عدم کرتے روانہ کاروان
سنکے یہ تقریر سر ہنسنے لگا مانند گل — یون ہوا اکشاف رمز مخفی و راز نہان
جنکا لچھمن نام ہی وہ سیس کے اوتار ہین — میرا قاتل ہی انھین کا ناوک آتش فشان
الغرض یہ سنکے سر لیکر سر دریا گئی — جل کے خاکستر ہوئی وہ عورت ابرو کمان

راون کی لڑائی

جب چلے تیر شعاع آفتاب آسمان — راون شہ زور نے تیار کی فوج گران
افسر لشکر نہنگ تشنہ لب ہم پیکار تھے — تھا پلنگ بیشہ زور آزمائی ہر جوان
اژدہا ور کوہ پیکر پیلتن تیغ فکن شکار — سرکشن صف شکن قوی بازو دلاور پہلوان
اس طرف سے انگد و سگریو و بجرنگی گئے — نیل نل باون رکھب بھوجے لیے گرز گران
چڑھ کے راجہ اندر کے رتھ پر گئے رام و لچھن — پیش و پس تھے جان نثاران قوی ہیکل دوان
اردلی مین پائمردی تھی خواصی مین ظفر — ہمت و جرأت جلو مین فتح و نصرت ہم عنان
سیکڑون راچھس ہوے کشتہ لچھن کے تیر سے — رام نے مارے ہزارون مرد میدان پہلوان
تیر اندازی صف آرائی مین سب مشغول تھے — جوہر مردانگی کرتے تھے زور آور عیان
کاٹتے تھے یون زبان تیغ سے گردنکو خرس — بات جیسے کاٹ دیتی ہی مخاطب کی زبان
ہاتھ کو کرتے تھے خون آلودہ مہندی کی طرح — سرخ کر دیتے تھے یون ہونٹھونکو جیسے رنگ پان
سر کٹا کر کاٹتی تھی فوج دشمن راہ زیست — وقت بد کاٹے نہ کٹتا تھا یہ تھا درد نہان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

حاکمِ لنکا برس پڑتا تھا اہلِ زور پہ
ادھر جل آنکھوں سے نکلے آگ کے بینائی سے دُور
آگ سے رنکو بنایا۔ دکش پہ جاپت کا جگ
سُرمہ کر ڈالیں صفیں بکرم بلی کے گرز نے
آنچ جو سہتے تھے تلوار و نکی ٹھنڈے ہو گئے
ہوگئی پیشِ نظر تصویر لنکا داہ کی
غیرتِ مہرِ سرِ آتش کرن سورج کی تھی
آتش گل کیطرح کر دی گلِ آتش رام نے
سب کو محفوظ آگ سے رکھا سمندر کی طرح
آتشِ رنگِ حنا کیطرح سرد آتش ہوئی
سر بکف لڑتے رہے یوں ہیں برابر تین دن
فوجِ افسون ساز اُدھر راونکو دیتی تھی کمک
تیغ سے نیچا دکھاتے تھے جوان خم ٹھونک کر
دِل نکل جاتا تھا دم میں۔ بل کی لیتی تھی جو سیف
رام کا ناوک جو گھستا تھا عدو کی فوج مین
دمِ لبِ شمشیر پر تھا اسقدر غالب تھا خوف
تھی نہ جسم و جانِ پرچم کو رعشہ سے نجات
حشر یہ برپا مخالف نے کیا روزِ سوم
صولتِ کوہِ گران میدان مین کی آتشفشانی

تھا کبھی کوندا کبھی بادل کبھی برقِ طپان
ظاہر و گم۔ غائب و موجود۔ مخفی و عیان
جل گئے جسمین سنی کیطرح لاکھوں پہلوان
نامدار و نکا مٹایا نیل نے نام و نشان
شعلہ جو تھے آگ پر سیماب کی صورت طپان
پھر رہا تھا سامنے آنکھوں کے ہولی کا سمان
صورتِ اسپند تھا آتش سے نالان آسمان
آگ کو پانی بنی آبِ لبِ تیرِ روان
فوج کو جلنے سے دی پھلاد کی صورت امان
ہوگئے شعلے شرر کیطرح نظروں سے نہان
خوب تیغِ سرفروشی کے ہوئے جوہر عیان
چھینتا تھا مورچا لڑ کر اُدھر تیرِ روان
فوجِ دشمن مین اُٹھاتے تھے جو سر گرزِ گران
سینے ہو جاتے تھے تنتے تھے جو تیرِ دشمنان
تھی کڑی بول کی۔ مگر منہ پھیر لیتی تھی کمان
الامان صد الامان کہتی تھی خنجر کی زبان
کانپتی تھی سیفِ پُرخم۔ تھرتھراتی تھی کمان
تیرِ خونی کو کیا مثلِ چنار آتش فشان
آگ برسائی وغا مین بنکے مہرِ آسمان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

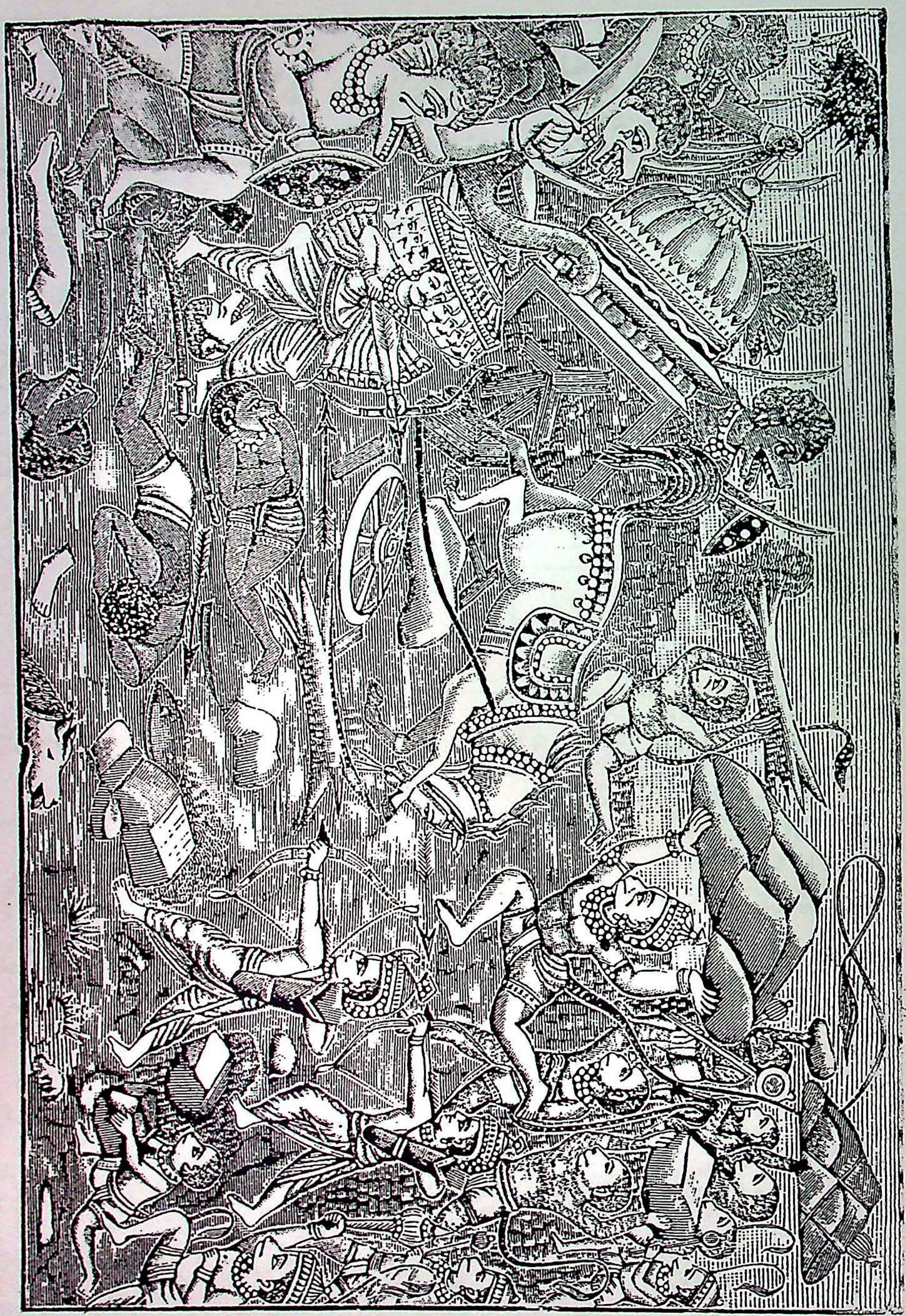

راون کي لڑائي اور اُسکا خاتمه

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سیر سرِ فستان دکھائی فصلِ سرما کی طرح / برف برسا کر بنایا دشت کو کوہِ گران
دی سری لچھمن کو شکتی بان سے ایذائے زخم / سحر سے سب پر کیا رازِ توانائی عیان
آگ کی تھی النار آبِ تیر سے رگھناتھ نے / برف کو دکھلائی سرگرمیِ مہرِ آسمان
قوتِ بازو کو صحت دی سجیون مور سے / فوجِ دشمن کش کو بخشا خلعتِ امن و امان
ہوش میں آکر سری لچھمن ہوئے پھر محوِ جنگ / اِنکلو بولا لبِ خاموش سے تیرِ روان
فوجِ دشمن میں نہ کوئی رہ سکا ثابت قدم / پاؤن انگد کا نہ پایا مرد و گردن کش یہان
منہ کی کھا کر تو کدم میدان سے بھاگے عدو / واپس آئی فوجِ فاتح۔ شادکام و شادمان

راون کا خاتمہ

تھی شکستِ فاش سے دل میں جو ایذائے نہان / مندر میں پوجا کو بیٹھا راون مضطر نشان
جا بیٹھے جگ سے۔ ہوکے منتر سے چاہی کمک / دیوتاؤن سے دعا مانگی برائے حفظِ جان
ہان بھبھیکن نے جو دی شغلِ عبادت کی خبر / انجنی نندن گئے مندر کی چوٹی آستان
حاکمِ لنکا کو ٹوکا۔ جگ کو رکھا ناتمام / نیمجان دربان کیے مارے پچھاڑے پاسبان
لال پڑے غصے سے اونکی جبین پر گل کی طرح / انجنی نندن ہوئے نظروں سے مثلِ بو نہان
دشمن آیا رزمگہ میں اینڈتا مانندِ پیل / طیش میں آ کے بپھرا صورتِ شیرِ ژیان
جلوہ گر تھا اپنی فوجِ بے عدو میں اسطرح / حلقۂ مژگان میں جیسے مردمِ چشمِ بتان
سینہ پل جاک فرمایا سری رگھبیر نے / بند کر دی آمد و رفتِ گروہِ سرکشان
حکم فرمایا محبت سے بھبھیکن کے لیے / شوقِ ہمراہی کو سمجھے پیروی رائگان
لطف اٹھائے تاجپوشی کے مزے آرام کے / بندگانِ خلق کو تھے کرم سے شادمان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

راج گدي

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کی بھبھیکن نے گذارش یہ کبھی ممکن نہین — ہر قدمبوسی قدس سے سہارا جاودان
ین نہ جیتے جی قدم چھوڑونگا مہندی کیطرح — تختِ شاہی ہے مجھے دولتسرا کی آستان
عرض اہلِ آرزو منظور کی رگھناتھ نے — رایتِ لشکر کو دکھلائے اجودھیا کے نشان
بھرت کو بکرم نے تشریف آوری کی دی خبر — نسخۂ صحت لکھا بہرِ مریض نیمجان
اشک سر جوکے بجھے ٹھنڈا ہوا موجونکا دل — کھل گئی قسمت اجودھیا کی ہوئی ٹھنڈی جان
ریخ بھولا جان آئی بھرت جی کی جان مین — سترہن خرم ہوئے ہر ایک رانی شادمان

راج گدی

جب نوید آمد سے ہوا دل شادمان — پیشوائی کو بھرت راہی ہوئے عشرت کنان
تھین سمترا کیکئی کوشلیا سکھپال مین — سترہن جی تھے سوار ہلو وچ پیپل دمان
جملہ خوش باش اودھ ارکانِ دولت ساتھ تھے — تھا روانہ کاروانِ طفلک و پیر و جوان
دور کچھ چل کر نظر آئی سواری رام کی — سرزمینِ شہر نے پایا عروجِ آسمان
بھرت قدموپر گرے زلفِ حسینان کیطرح — پائونکے بوسے لیے بنکر حنائے بوستان
سترہن نے کی بغل گیری جنیئو کی طرح — سب جھکے پرنام کرنے کیلیے مثلِ کمان
شوق پابوسی کو عالمگیر پاکر رام نے — کین ہزارون صورتین اعجاز قدرت سے عیان
کی بغل گیری ملے ہر ایک سے بو کی طرح — دامن الفت سے پوچھے اشک اہلِ خاندان
گھر مین آئے کھل گئی قسمت در و دیوار کی — بن گئے زیب و صفا گلدستۂ طاقِ مکان
کین بیان خدمات غمخواری سری بجرنگ کی — خسرو لنکا بھبھیکن کی سنائی داستان
الغرض کل خیر خواہونکی بیانکی سرگذشت — ذکرِ غمخواری رفاقت تھے یہی نام و نشان۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

شب بسر کی شرکتِ بزمِ سرود و رقص میں
کی ضیائے رخ سے روشن چشمِ ماہِ آسمان

تختِ گردوں پر جو بیٹھا شاہِ اقلیمِ اُفق
رام نے رکھا سرِ اقدس پہ تاجِ زرفشان

تختِ شاہی نے قدم چومے کٹوروں کی طرح
چترِ زر سورج سے بنکر سر پہ گھوما آسمان

پیش کی وابستگانِ امن و دولت نے نذر
چرخ نے ہدیہ کیے ماہ و قمر کے ارمغان

خلعت و انعام پائے جملہ خاص و عام نے
گوہر و یاقوت و الماس و زر و لعلِ گران

قفل ٹوٹا دستِ بخشش سے درِ خیرات کا
گو کہ پوشیدہ ہیں ظاہر ہے گنجِ نہان

جابجا موجود ہیں اب تک وہی آثارِ جود
ہیں اُسی بذل و سخا کے آج تک ملتے نشان

خاک سے گلشن میں ہوتا ہے زرِ گل کا ظہور
ہیں خزانے دولتِ فوارہائے بوستان

اشرفی زر سے بھرے ہیں دامنِ طاؤسِ باغ
بارِ زر سے خم ہے پشتِ ماہیِ بحرِ روان

چھپتے ہیں زنجیر سونے کی کرن سے مہرِ چرخ
برق سے سونے کی بجلی بھرِ گوشِ آسمان

کانِ قابض ہیں جواہر سے و قلعوں سے زمین
ماہِ پیچان بن گئے ہیں مالکِ گنجِ نہان

جب ہوئی میعاد پوری جشنِ عالمگیر کی
رام سے رخصت ہوئے سب اہلِ شوکت میہمان

حکمرانی میں ہوئے مشغول راجہ رامچند
عدل سے رہنے لگی ساری رعایا شادمان

آفتابِ نفع سے روشن کیا ماہِ ضرر
قیمتی کی اشرفی سود سے جیبِ زیان

بس بس اے نوحِ دہن گوہر فشانی ہو چکی
آ شکر ریزی سے باز آ اے طوطیِ طبعِ روان

اے کلیدِ فکر قفلِ شعر گوئی بند کر
اے چراغِ شاعری کب تک رہیگا گلفشان

اے عروسِ نامہ اب منہ پہ آنچل چھوڑ دے
اے عقابِ آرزو کب تک ہوائے آسمان

ہاتھ اٹھا اے کلک انگلیاں ہیں دعا کے واسطے
ہو سری رگھناتھ جی سے طالبِ امن و امان

کر گذارش ماہتاب آبرو بڑھتا رہے
شعر ور رکھے اُفق کو آفتابِ روح و جان

CC0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

رکھے سیتا کی نچھاور اشرفی بوٹی کی جیب
آفتابِ صدقہ کی ہو جو چراغِ خاندان

وردِ لب۔ وردِ زبان۔ وردِ دہن ہر نام ہو
ہو یہ رامائن پسندِ خلق و مرغوبِ جہان

اگر قلم بند اے آفاق اب مصرعِ تاریخ سال
رام رگھ کُل گیت۔ رگھ کُل بھان رگھ کُل چندرمان

سنہ ١٨٨٥

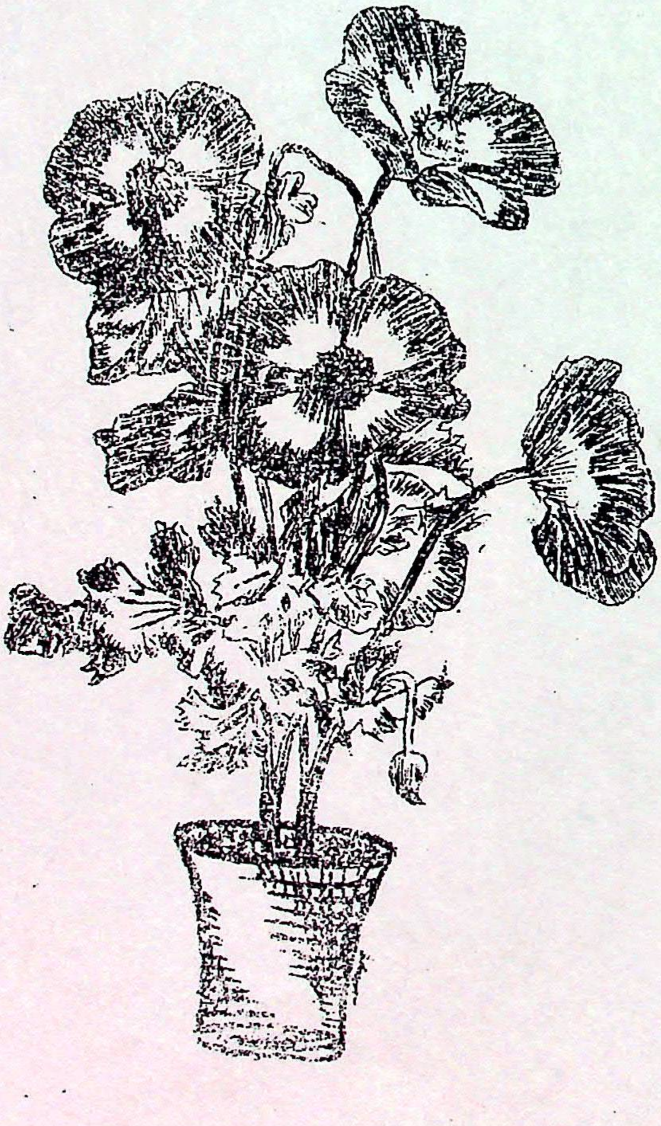

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri